PAiGHAM-E-RAZA (The World Islamic Movements)
بسم اللہ الرحمن الرحیم
صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ
صلی اللہ علیہ وسلم
صلوٰۃ وسلام علیک
یارسول اللہ
عمامہ مبارکہ
از
پیر سید نیاز علی قادری جیلانی راز

PAiGHAM-E-RAZA (The World Islamic Movements)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمامہ مبارکہ پہننا حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب و مرغوب سنّتِ مبارکہ ہے

عمامہ مبارکہ

ہم مومنین و عاشقین ہونے کے باوجود عمامہ مبارکہ نہیں پہنتے تعجب ہے ؟؟؟

پیر سیّد نیاز علی قادری جیلانی رازؔ

سرپرست قادری مشن انجمن قادری اور دیگر سنی تنظیمیں

نور منزل ۲۲/۴ - ممبئی پونہ روڈ - ممبرا ضلع تھانہ مہاراشٹر

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدفَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (پ ۲۱ الاحزاب آیت ۲۱)

ترجمہ۔ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے۔ اُن کا اچھی طرح اِتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مَصائب پر صبر کرو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

جب بھی عاشِقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عِمامہ مبارکہ کا ذکر ہوتا ہے فرط ادب و محبت میں ان کے قُلوب جھک جاتے ہیں اور بے اختیار ان کی زبانوں پر آجاتا ہے کہ یہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیو وسلم کی محبوب و مَرغوب سنت مبارکہ ہے سُنت مُتواترہ دائما و لازما ہے جو بے شمار اَجر و ثواب کا باعث ہے۔ یہ سنت مبارکہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ ہے برکتوں اور حکمتوں کا خزینہ ہے اور اَلطاف و نوازشوں کا گنجینہ ہے اسے سمجھنے کے لئے بیدار قوتِ ایمانی درکار ہے۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی سنت مبارکہ کو نعوذ باللہ ہلکا سمجھنا دنیا و آخرت میں خسارہ کا سبب ہے۔ اِمام اَہل سُنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضواں فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۲۰۹۔ ناشر اہلسنت برکات رضا پور بندر گجرات لکھتے ہیں۔۔۔ اس کا (عِمامہ مبارکہ کا) اِنکار کس درجہ اَشد و اکبر ہوگا اسکا سنت ہونا متواترہ ہے اور سنت متواترہ کا اِستخفاف (ہلکا جاننا) کفر ہے۔ وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر ردالمحتار میں ہے اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا اِستخفاف ہے۔ (الفتاویٰ البزازیہ مع الفتاویٰ الھندیہ نوع فی السنن من کتاب الصلوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۲۸ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)۔۔۔ مزید امام اہلسنت فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۲۰۸ پر لکھتے ہیں۔ عِمامہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مُتَواتِرہ ہے جس کا تَواتر یقیناً سرحدِ ضروریات دین تک پہنچا ہے ولہٰذا علمائے کِرام نے عِمامہ تو عِمامہ ارسال عَذَبہ یعنی شِملہ چھوڑنا کہ اس کی فَرع اور سنت غیر مُؤکدہ ہے۔ یہاں تک مِرقاۃ میں فرمایا کتب سِیَر میں روایات صَحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی عمامہ کا شِملہ دونوں کاندھوں (مبارکہ) کے درمیان چھوڑتے اور کبھی بغیر شِملہ کے باندھتے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اِن امور میں سے ہر ایک کو بجالانا سنت ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح والفصل الثانی من کتاب اللباس جلد ۸ صفحہ ۲۸۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

عِمامہ مُبارکہ پہننا (باندھنا) سنتِ مُتواترہ لازما و دائمہ ہے لہذا اہل علم کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے تاکہ مومنین و مسلمین اُن کی اِتباع اور پیروی کر کے اَجر و ثواب سے مالا مال ہوں۔

کتاب ''عمامۂ مبارکہ'' لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے سامنے عام مسلمانوں نے نہیں بلکہ چند ایک اہلِ علم نے یہ باتیں کہیں کہ عمامہ پہننا (باندھنا) ضروری نہیں (سنت عمامہ کو غیر ضروری کہا)۔ کسی نے کہا کہ عمامہ باندھیں تو ثواب نہ باندھیں تو کچھ نہیں (گویا ان کے پاس نیکیوں کے ذخائر موجود ہیں؟)۔ کسی نے کہا کہ بہت سے اہلِ علم عمامہ نہیں باندھتے تو ہم کیا باندھیں (کیا آپ نے قرآن کریم میں اسوۂ حسنہ کی آیت پاک نہیں پڑھی)۔ کسی نے کہا کہ عمامہ اسلئے نہیں باندھتے کہ زبان سے واہی تباہی کچھ نہ کچھ نکل جاتا ہے (مومن کی زبان تو اس کے کنٹرول میں ہوتی ہے) کسی نے کہا کہ عمامہ باندھنا فرض وواجب نہیں (کیا عمامہ باندھنا سنت متواترہ ودائمہ نہیں؟)۔۔۔ ایسے اور بھی عذرات غیر شرعی ہیں جو یہ کہنے پر مجبور کردیتے ہیں کہ کہیں آپ ''سنت عمامہ مبارکہ'' کی ڈھکے چھپے الفاظ میں ''انکاری'' تو نہیں ہورہے ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔ ہماری ناقص رائے یہی ہوسکتی ہے کہ کسی مومن کے خلاف بدگمانی درست نہیں۔

عمامہ مبارکہ کی سنت کو سنی ائمۂ مساجد اور دعوتِ اسلامی اور سنی دعوت اسلامی اور اکابرین جاری رکھے ہوئے ہیں اسکے باوجود اکثریت کا اس پر عمل نظر نہیں آتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم سنت مبارکہ کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے؟ مکتب ومدرسہ ودارالعلوم اور دارالافتاء کی زیارت کریں تو بہت کم بزرگانِ دین عمامہ مبارکہ باندھے رہتے ہیں طلبہ تو اس سنت مبارکہ سے محروم ہی نظر آتے ہیں۔ مساجد اور مدارس میں مخیر حضرات نیکی کی نیت سے ٹوپیوں کا نذرانہ ضرور رکھ آتے ہیں لیکن آج تک نہ سنا گیا نہ دیکھا گیا کہ کسی نے نیکی کی نیت سے عمامہ شریف کا نذرانہ پیش کیا ہو؟۔۔۔

صحتِ گل ہے فقط بلبل سے کیا بگڑی ہوئی ان دنوں سارے چمن کی ہے ہوا بگڑی ہوئی

حضرت ابوبکر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی حارث بن خزرج کے ایک آدمی کی طرف کچھ عمامے مبارکہ بھیجے تاکہ وہ انھیں لوگوں میں تقسیم کردیں۔ اس شخص نے ان عماموں میں سے ایک ریشم ملا اونی عمامہ اپنے سر پر باندھ لیا پھر سارے عمامے تقسیم کردیئے مگر اپنے سر پر بندھے عمامہ کو دینا بھول گئے جب انھیں یاد آیا تو فکرمند ہوئے اور وہی عمامہ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ مجھے یہ خوف لاحق تھا کہ اگر میں نے یہ عمامہ اپنے پاس رکھ لیا تو ضرور (روز قیامت) آگ کا عمامہ پہنایا جائے گا (امانت میں خیانت کے سبب) (کتاب السیر لابی اسحاق الفرازی صفحہ ۲۲۷ حدیث ۳۹۴ باب الفلول)۔۔۔ بارگاہِ رسالت سے عمامے مبارکہ کی تقسیم کا اہتمام وانتظام کیا جارہا ہے تاکہ لوگ اس سنت مبارکہ سے اجر وثواب حاصل کریں اور ایک ہم ہیں کہ سنت عمامہ مبارکہ سے دور بہت دور ہوتے نظر آرہے ہیں۔ عامۃ المسلمین کو چھوڑیئے اہلِ علم عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثریت سنت عمامہ مبارکہ سے قریب نظر نہیں آتی۔ بظاہر یہ الفاظ سخت معلوم ہوں لیکن حقیقت حال سے انکار نہیں کیا جاسکتا؟ مساجد کے محراب ومنبر سے فضیلت وفضائل اور اشاعتِ سنت عمامہ مبارکہ کی صدائے حق بلند کیوں نہیں ہوتیں؟ کیا یہ سنت مبارکہ متواترہ ولازماً ودائماً نہیں؟ صبح سے شام تک جب تک عمامہ مبارکہ اپنے سروں پر پہنے رہوگے سنت مبارکہ کا اجر وثواب ہمیں ملتا رہے گا۔ بڑے حرمان بھرے دل کے ساتھ یہ لکھنا پڑرہا ہے کہ ہماری ہی ''کمزوریوں'' کے سبب یہ سنت مبارکہ اٹھتی جارہی ہے جم غفیر میں چند ایک کے علاوہ بیشتر سر عمامہ مبارکہ سے محروم نظر آتے ہیں۔ ع اطوار بدل ڈالے ہیں امت نے تمہاری ہم سب پہ نظر کیجئے سرکار مدینہ

جو سُنّتِ مُبارکہ ختم ہو رہی ہے اسے زِندہ کرنا

دانستہ و نادانستہ طور پر بے شمار سنت مبارکہ ہمارے ہاتھوں سے چھوٹتی جا رہی ہیں اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے کسی خسارے سے کم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما روایت فرماتے ہیں۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (قال من رغب عن سنتی فلیس منی) جس نے میری سنت سے رُوگردانی (منہ پھیرا) کی وہ مجھ سے نہیں۔ (ابن خزیمہ جلد ا صفحہ ۲۱۶ حدیث ۱۹۶) ۔۔۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سنتیں ہمیں میسر ہوں اُن پر عمل کر کے اپنے نامہ اعمال کو نیکیوں سے بھر لیں۔ بالخصوص ان سنتوں کو ضرور زندہ کریں جس پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ جانے انجانے میں اسے ترک کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ من تمسک بسنتی عن فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید (کتاب الزھد الکبیر امام بیہقی صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ دار القلم بیروت۔ مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۵۸ حدیث ۱۶۶) یعنی جو فسادِ امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

۔۔۔ ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مُردہ ہو گئی اور مردہ جبھی ہو گی کہ اس کے خِلاف رِواج پڑ جائے۔ اہل علم اچھی طرح جانتے ہیں کہ سنت عمامہ مبارکہ کے خلاف کن چیزوں کا رواج پڑ گیا ہے اور کن چیزوں کا چلن عام ہو گیا ہے۔ اِحیائے سنت علماء کا تو خاص فرضِ منصبی ہے اور جس (جانکار) مسلمان سے ہو سکے اسکے لئے حکم عام ہے۔ سنت عِمامہ مبارکہ کو زیادہ سے زیادہ رِواج دیا جائے اسے عام کیا جائے یہی سَعادتِ دارین ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بیٹے! اگر تم یہ قدرت رکھتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ تمہارے صبح و شام ٹھیک ہوں تو تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کِینہ نہ ہونا چاہئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قال یا بنی وذالک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ یعنی اے میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۵۸ حدیث ۱۶۵)

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنت مبارکہ سے محبت کرنے والوں کو جنت کی خوش خبری سنا رہے ہیں۔ تو ہمیں حضور مالک جنت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سنت عِمامہ مبارکہ پر عمل و محبت جنت کا حقدار بنا سکتی ہے۔ پھر کیوں ہم سنت عمامہ مبارکہ کو محبوب و مرغوب نہیں رکھتے؟ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصی پہچان ہے کہ جو بھی سنت مبارکہ نظر آئے اس پر عمل کرتے ہیں بالخصوص سنت عِمامہ مبارکہ۔

حضرت بِلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من احیاء سنۃ من سنتی قد امیت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجورھم من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا (جامع ترمذی ابواب العلم باب الاخذ بالسنۃ واجتناب البدعۃ۔ سنن ابن ماجہ باب من سنۃ ص ۱۹) یعنی جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر (سنت پر) عمل کریں سب کے برابر اُسے ثَواب ملے گا اور اُن کے

ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

حضور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازوں میں اور مسجد نبوی و دربار رسالت میں سفر و حضر میں دعوتِ طعام میں کسی کی عیادت و موت کے وقت میں صحابہ کے جھرمٹ میں مجاہدین کے درمیان میں میدانِ جنگ میں سرِ مبارک پر عمامہ مبارکہ پہنے رہتے یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دائمی سنت مبارکہ رہی ہے۔ غرض کہ جہاں کہیں صحابہ کرام نے محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو عمامہ مبارکہ میں آپ نظر آئے۔۔۔۔۔۔ آج ہم نے سنت عمامہ مبارکہ کو چھوڑ رکھا ہے ایسے وقت میں جو اس سنت مبارکہ پر عمل کرے اسے جاری کرے اسے عام کرے اس کے لئے اجر و ثواب کی خوش خبری ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد حق ہے کہ اختلافِ امت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والا ہتھیلی پر انگارے رکھنے والے کی طرح ہوگا۔ (کنز العمال جلد ا ص ۱۰۵ حدیث ۹۳۲ کتاب الایمان)۔۔۔۔ آج بے شمار باتوں میں اختلاف نظر آتا ہے ہر ایک اپنی رائے پر نازاں ہے کوئی سنت عمامہ مبارکہ کا قائل ہے تو کوئی اپنی طبیعت کی طرف مائل ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد تم میں سے جو بھی زندہ رہے گا وہ امت میں بہت سے اختلافات دیکھے گا ایسے حالات میں تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت (طریقہ) کو مضبوطی سے تھام لو۔ (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۲۶۷ حدیث ۴۶۰۷)۔۔۔۔ امت میں ہم آج بہت سے اختلافات دیکھ رہے ہیں ان اختلافات میں ایک اختلاف یہ بھی نظر آتا ہے کہ اہل علم سنت عمامہ مبارکہ سے دور ہو رہے ہیں اور جیکٹ و بیل بوٹی والی ٹوپی پر عامل ہیں۔ اب بتایا جائے کہ بے چارے عوام مسلمین کس پر عمل کریں جبکہ ہمارے سامنے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت عمامہ مبارکہ موجود ہے کہ وہ ہمیشہ عمامہ مبارکہ پہنتے تھے۔

حضرت ابو سعید خدری روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حلال روزی کھائی اور سنت پر عمل کیا (عمل فی سنتہ) اور لوگ اس کی زیادتیوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا یا رسول اللہ! آج کل ایسے لوگ بہت ہیں۔ تو (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد بھی ہوں گے (مشکوۃ شریف جلد ا صفحہ ۵۹ حدیث ۱۶۸)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس حدیث پاک میں جنتی کے اوصاف بیان فرمائے گئے اور ایسے لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی ہونگے جو سنت پاک پر عمل کرینگے۔ سنت عمامہ مبارکہ بھی ایک اہم سنت ہے۔ جس پر عمل کرنے والوں کیلئے جنت کا مژدہ ہے۔

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر صحابہ کرام دل و جان سے عمل کیا کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ محبوب رب العالمین کی ہر ادا ہر سنت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری مردہ سنت کو حیاتِ نو (نئی زندگی) عطا کی پھر لوگوں نے اس پر عمل کیا تو اُسے سب عمل کرنیواں کے برابر ثواب

(اجر) ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے کوئی بدعت (نئی بات جو دین میں ثابت نہ ہو) ایجاد کی پھر لوگوں نے اس پر عمل کیا تو تمام عمل کرنیوالوں کے برابر اس پر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۹۱ حدیث ۲۱۶)۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی بھی سنت اس وقت مُردہ ہوجاتی ہے جب لوگوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو اس پر چلن اور اس کا رِواج ختم ہو رہا ہو اور نئی چیزوں کا رِواج عام ہو رہا ہے۔ سنتوں میں سے سنت عمامہ مبارکہ کا چلن اور رِواج ختم ہو رہا ہے اور اس کی جگہ نئی جِدّت و طبیعت کا چلن اور رواج عام ہو رہا ہے۔ لہٰذا اہلِ علم جن کا فرض منصبی ہے کہ سنت عمامہ مبارکہ کے مقابل نئی نئی جدتوں کو روکیں اور ٹوکیں ورنہ روزِ حشر حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُو برو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دینا ہوگا۔

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ سنت مبارکہ جو متواترہ اور دائمہ کی منزل میں نہ ہوتی بلکہ وہ سنت زَوائد میں شمار کی جاتی ہیں جلیل القدر صحابہ کرام انھیں تلاش کرتے اور اُن پر عمل کر کے اجر و ثواب پاتے فیوض و برکات حاصل کرتے یہی عُشّاق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی پہچان ہے۔ اور ایک ہم ہیں کہ ہمارے سامنے سنت عمامہ مبارکہ جو متواترہ و دائمہ و لازمہ ہے اس پر عمل نہیں کرتے اور اپنی ہی بات منوانے کیلئے طرح طرح کی تاوِیلیں پیش کر بیٹھتے ہیں اسی صورت حال کی وجہ سے ہماری اکثریت سنت عمامہ مبارکہ سے دور ہوتی نظر آرہی ہے؟

ایک مرتبہ ایک شخص نے اَمیر المُومنین حضرت عُثمان غَنی (رضی اللہ عنہ) کو مسجد نبوی کے بابِ ثانی کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا انھوں نے شانے کا گوشت منگوایا اور اس کی ہڈی سے گوشت اتار کر کھانے لگے پھریوں ہی کھڑے ہو کر تازہ وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی اور فرمایا میں نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرح بیٹھا۔ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جو کھایا وہی کھایا اور جو نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے کیا وہی میں نے بھی کیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ ح ۴۴۱)۔۔۔۔۔۔حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت پر عمل کر کے امیر المومنین لوگوں سے فرما رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کیا میں نے بھی وہی کیا۔ یعنی سنت رسول کے ذریعہ فیضانِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مَعرفت الٰہی حاصل فرمائی۔ تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ محبت رسول اور معرفت الٰہی کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت شمس الدین طُغریٰ رضی اللہ عنہ کا شمار جلیل القدر اَولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ جب نماز کے قعدہ میں السلام علیک ایہا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے تو انھیں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلام کا جواب ملا کرتا۔ ایک مرتبہ جواب نہ ملا تو بہت روئے گڑگڑا کر بارگاہ رسالت مآب میں مُدعا عرض کیا۔ رات خواب میں زیارتِ نبوی سے مُشرف ہوئے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے وقت تم نے ہماری فلاں سنت چھوڑ دی اس لئے جواب نہ دیا۔۔۔۔ تعجب ہوتا ہے ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے شمار سنتوں کو چھوڑ بیٹھے ہیں پھر بھی محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعویٰ ''چہ معنی دارد؟''

حُمران فرماتے ہیں ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے پانی منگوا کر خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی جگہ بہترین انداز میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۲۷۸ حدیث ۴۷۸)۔۔۔۔۔جس جگہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

جس جگہ وضو فرمایا اسی جگہ سرکار عثمان غنی رضی اللہ عنہ وضو فرما کر سنت مبارکہ کی اہمیت وفضیلت لوگوں کو سمجھا رہے ہیں۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا وہ راستہ میں کچھ مقامات ڈھونڈتے اور وہیں نماز ادا کرتے اور بتاتے تھے کہ اُن کے والد (حضرت ابن عمر) وہیں نماز پڑھا کرتے تھے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن مقامات پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (صحیح بخاری شریف جلد ا ص ۲۵۶ حدیث ۴۶۴)۔۔۔۔ جس جگہ سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی عین اسی جگہ شہزادہ فاروق اعظم حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت سالم بن عبداللہ (رضی اللہ عنھم) نماز ادا فرماتے ہیں جبکہ قریب ہی مسجد ہے وہ حضرات وہاں نماز ادا نہیں کرتے بلکہ اس جگہ کا انتخاب کرتے ہیں جس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اسے کہتے ہیں "سنت مبارکہ" پر عمل کرنا۔ اور ایک ہم ہیں کہ سنت عمامہ مبارکہ جو سنت متواترہ ہے اسکی سعادت حاصل نہیں کرتے۔

حضرت نافع (رضی اللہ عنہ) روایت فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) جب کعبہ (شریف) میں جاتے تو داخل ہوتے وقت سیدھے چلے جاتے جب اندر داخل ہوتے اور دروازہ (کعبہ شریف) کو اپنی پُشت کی جانب کر لیتے تو آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ جب ان کے اور اس دیوار (اندرونی) کے درمیان جوان کے منھ کے سامنے ہوتی تھی تین گز (کا فاصلہ) رہ جاتا تو نماز پڑھتے۔ وہ اسی جگہ (نماز پڑھنے کی) کوشش کرتے جس کی نسبت حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے انھیں بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا فرمائی۔ (صحیح بخاری شریف جلد اصفحہ ۲۶۱ حدیث ۴۲۹)۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کعبۃ اللہ کے اندر عین اسی جگہ نماز ادا فرماتے جہاں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تھی کہ عین سنت مبارکہ کے طفیل انکی نماز بھی مقبول ہو جائے ع کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو۔۔۔۔۔ اس ضمن میں اور بھی احادیث کریمہ پیش کی جاتیں لیکن طوالت کا خوف لاحق ہونے کی بناء پر چند پر اکتفا کیا گیا کہ جلیل القدر صحابہ کرام کس قدر دل وجان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کیا کرتے تھے جس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں نظر نہیں آئے گی۔

تجھی کو چاہا تجھی کو مانا تجھی پہ دی جان غائبانہ   تجھی سے تجھ کو میں چاہتا ہوں اب اور میرا سوال کیا ہے

"سنت عمامہ مبارکہ" کی اشاعت اور اسے عام کرنے کیلئے ہم نے چند احادیث کریمہ کی روشنی میں اسے اُجاگر کرنے کی کوشش کی۔ خدارا اسے تنقید نہ سمجھیں بلکہ یہ سمجھیں کہ اپنے اہل علم بھائیوں کے تعاون اور مدد سے ہی ہم اس "کار خیر" کو انجام دے سکتے ہیں۔ آئندہ صفحات میں ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنی بات پیش کرنے کی کوشش کریں گے کہ عمامہ مبارکہ پہننا حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری سنت ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین عظام اور مجتہدین وفقہا و اسلاف کرام اور اولیاء و بزرگان دین اور علمائے اہلسنت "سنت عمامہ مبارکہ" کے قائل اور اس کی طرف مائل رہے ہیں۔۔۔۔ دوسری طرف شیخ نجدی امام الوہابیہ اور انکے پیروکار عمامہ مبارکہ کے قائل نہیں۔ سنت عمامہ مبارکہ کو گلف (خلیج) میں ختم کرنے کی یہ روایت قائم کرلی گئی ہے کہ سر پر بڑا سا رومال ڈال کر اس پر رنگ رکھ دی گئی یہ بدعت اور نئی جدت زور وشور سے نمازوں میں بھی جاری ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

یہاں ایک حوالہ محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان کا نقل کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے امام سیوطی حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامے باندھو! بے شک شیاطین عمامے نہیں باندھتے۔ (لباب الحدیث باب فضائل العمائم صفحہ ۲۲) (امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ

افادہ ناظرین کے لئے ذہن نشین کراتے چلیں کہ یہ برگزیدہ ہستیاں عمامہ مبارکہ باندھتے تھے اور اس کے قائل اور اسکی طرف مائل تھے حضرت امام اعظم حضرت امام مالک حضرت امام شافعی حضرت امام حنبل حضرت امام بخاری حضرت امام مسلم حضرت امام ترمذی حضرت امام نسائی حضرت امام ابوداؤد حضرت امام ابن ماجہ حضرت امام حماد حضرت امام ابو یوسف حضرت امام محمد حضرت امام کسائی حضرت امام دارمی حضرت امام زہری حضرت امام شعبی حضرت امام اوزاعی حضرت امام زفر حضرت امام عبداللہ بن مبارک حضرت امام داؤد الطائی حضرت امام ابوالقاسم قشیری حضرت امام نخعی حضرت امام وکیع بن الجراح حضرت امام اعمش حضرت امام شعبہ حضرت ابن جریج حضرت سفیان ثوری حضرت سفیان بن عیینہ حضرت فضیل بن عیاض حضرت ابراہیم بن ادہم حضرت عباد بن کثیر حضرت امام دارقطنی حضرت یحیٰی بن یحیٰی حضرت ابن مردویہ حضرت حفص بن غیاث حضرت مسعر بن کدام حضرت مالک بن دینار حضرت ربیعہ حضرت امام حسن بن زیاد حضرت بشر بن الحارث الحافی حضرت امام قسطلانی حضرت امام تاج الدین سبکی حضرت امام اسرافیل بن یونس حضرت امام جلال الدین سیوطی وغیرہا وغیرہا (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) ہم نے چند اسماء شریف بیان کردیئے اس کے علاوہ علماء فضلاء فقہاء صلحاء عرفاء فقراء امراء فصحاء بلغاء شرفاء نجباء اولیاء سب عمامہ مبارکہ پہنتے اور اسکے قائل ہیں جن میں مکی مدنی یمنی عربی عجمی مصری ہندی روسی چینی شامی عراقی ایرانی امریکی وغیرہا سب شامل ہیں عالمگیر پیمانہ پر لوگ سنت عمامہ مبارکہ کے قائل رہے۔ آج کل اس سنت عمامہ مبارکہ کو ہٹانے اور مٹانے کی سازشیں ہو رہی ہیں جن میں انجانے و بیگانے سب ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں بدقسمتی و بدنصیبی سے غفلت و تساہلی کے سبب "کچھ اپنے" بھی نظر آتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت بلکہ اشد ضرورت ہے کی سنت عمامہ مبارکہ کی اشاعت و تشہیر کیلئے عاشقان اور وفاداران رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میدان عمل میں اتریں اور اس مٹتی سنت مبارکہ کو زندہ کرکے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوں یہی وقت کا تقاضہ ہے۔

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے صلی اللہ علیہ وسلم
اگر اس میں ہے خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

عمامہ مبارکہ کے فضائل و برکات

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامے باندھو حِلم کے اعتبار سے بڑھ جاؤ گے اور عمامے عربوں کے تاج ہیں۔ (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۲ حدیث ۶۲۶۰۔ امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی ۴۵۸ھ)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ عماموں کو لازم (ضروری) پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت (نشانی) ہے اور ان (شملے) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے

لٹکاؤ۔ (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۲ حدیث ۶۲۶۲۔ امام بیہقی وفات ۴۵۸ ھ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسی دو رکعت جو عِمامہ (مبارکہ) باندھ کر پڑھی جائیں وہ بغیر عمامہ (مبارکہ) والی ستر (۷۰) رکعتوں سے بہتر ہے۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۱۳۳ حدیث ۴۱۱۳۹ کتاب المعیشۃ۔ علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری وفات ۹۷۵ ھ۔ جامع الصغیر صفحہ ۲۷۳ حدیث ۴۴۶۸۔ امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی وفات ۹۱۱ ھ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ باندھا کرو اس سے تمہارے رعب میں اضافہ ہوگا۔ (المُستدرِک جلد ۶ صفحہ ۸۴ حدیث ۷۴۱۱۔ امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری وفات ۴۰۵ ھ)

حضرت عبدالاعلیٰ بن عِدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سر پر عمامہ (مبارکہ) باندھا جس کا شملہ (سرا) آپ کی پیٹھ پر تھا پھر (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اِرشاد فرمایا عمامہ (مبارکہ) اس طرح باندھو بے شک عمامہ (مبارکہ) اسلام کی علامت ہے اور یہ مسلمانوں اور مُشرکوں میں فرق کرنیوالا ہے۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۰۵ حدیث ۴۱۹۰۴ کتاب المعشیۃ)

حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہم میں اور مُشرکین میں ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد ۴ صفحہ ۸۶ حدیث ۴۰۷۸ کتاب لباس۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی وفات ۲۷۵ ھ)

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میری امت ہمیشہ فِطرت پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے (مبارکہ) باندھیں گے۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۱۳۳ حدیث ۴۱۱۴۰۔ کتاب المعیشۃ)

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔ (الفردوس بماثور الخطاب جلد ۵ صفحہ ۹۳ حدیث ۷۵۶۹ مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت)

ابوبکر ابن اَبی شیبہ مُصنَّف میں اور ابوداؤد طیالسی اور ابن منیع اپنی مُسندوں میں اور امام بیہقی السنن الکبریٰ میں امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے (غزوہ) بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ (مبارکہ) باندھے ہوئے ہیں۔ بے شک عمامہ کفر و ایمان میں فارق (فرق) ہے (السنن الکبریٰ امام بیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۱۴ مطبوعہ دار صادر)

امام طبرانی نے معجم کبیر اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں عِبادہ بن صَامت رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شِعار (نشانی) ہیں اور ان کے شِملے (سِرے) اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑو۔ (المعجم الکبیر جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۳ حدیث ۱۳۴۱۸ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت۔

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی وفات ٣٦٠ھ)

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں عمامے باندھو اگلی امت (یہود و نصاریٰ) کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔ (شعب الایمان امام بیہقی جلد ۵ صفحہ ١٧٦ حدیث ٦٢٦١ مطبوعہ دارالکتاب بیروت)

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر درود بھیجتے ہیں (مجمع الزوائد جلد ٢ صفحہ ١٧٦ باب اللباس الجمعہ مطبوعہ دارالکتاب بیروت۔ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی وفات ٨٠٧ھ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔ (کنز العمال بحوالہ باوردی عن رکانہ۔ فرع فی العمائم جلد ١٥ صفحہ ٣٠٥ مطبوعہ منشورات مکتبہ التراث الاسلامی حلب بیروت)

حضرت علی مرتضیٰ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں العمائم تیجان العرب عمامے عرب کے تاج ہیں (الفردوس ماثور الخطاب جلد ٣ صفحہ ٨٧ حدیث ٤٢٤٦ مطبوعہ دارالکتاب العلمیہ بیروت۔ قضاعی مُسند الشہاب۔ دیلمی مُسند الفردوس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں عمامے عرب کے تاج ہیں جب وہ عمامہ چھوڑ دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عزت اتار دے گا۔ (الجامع الصغیر مع فیض القدیر بحوالہ مسند الفردوس جلد ٤ صفحہ ٣٩٢ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں عمامہ پہنو تمہارا حلِم بڑھے گا (المعجم الکبیر امام طبرانی جلد ١ صفحہ ١٩٤ باب ماجاء فی لبس العمائم مکتبۃ الفیصلیہ بیروت)

حضرت اُسامہ بن عُمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں عمامہ باندھو وِقار زیادہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں (شعب الایمان امام بیہقی جلد ۵ صفحہ ١٧٦ حدیث ٦٢٦٠ مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)

حضرت عِمران بن حُصین رضی اللہ عنہ اَسلم حُصین سے راوی کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں عمامے مسلمان کے وِقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دینگے تو اپنی عزت اتار دینگے (الفردوس بماثور الخطاب بحوالہ ابن عباس جلد ٣ صفحہ ٨٨ حدیث ٤٢٤٧ مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)

ابوعبداللہ محمد بن وَضاح فضل لباس العمائم میں خالد بن مَعدان سے مُرسلًا راوی کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عماموں سے مُکرّم فرمایا (عزت عطا فرمائی) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال جلد ١٥ صفحہ ٣٠٧ حدیث ٤١١٤٥ مطبوعہ منشورات مکتبۃ التراث الاسلامی بیروت)

اے مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشقو! اے شمع ہدایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروانو! آپ لوگوں نے عمامہ مبارکہ کے فضائل و برکات کو بخوبی ذہن نشین کر کے یہ نتیجہ اخذ کر لیا ہوگا کہ عمامہ مبارکہ کے فضائل اور

برکاتِ عاشقِ صادق کے قلب وذہن میں ایمانی وعرفانی روح پھونک رہی ہے۔ غائبانہ طور پر گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم مئودب سر جھکائے دربارِ رسالت میں حاضر ہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے غلاموں کو مخاطب فرما کر سنت عمامہ مبارکہ کی خوش خبری سنا رہے ہیں۔ آپ کا فرمان عالی شان رہتی دنیا تک عاشقین کیلئے راہ ہدایت وعمل ہے

عمامہ مبارکہ پہننے کے برکات

عمامہ مبارکہ پہننے سے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل ہوتا ہے بے شمار اجر وثواب کا باعث ہے۔ قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں اِکرام ہوتا ہے۔ وِقار ظاہر ہوتا ہے۔ حِلم اور قوتِ بَرداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ محفل ومجلس میں عزت بڑھتی ہے۔ فرشتے رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں۔ جب تک سر پر عمامہ مبارکہ ہو فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ عمامہ مبارکہ بے حیائی سے روکتا ہے۔ عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ نفسیاتی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے۔ دماغ میں خون ضرورت کے مطابق پہنچتا ہے بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے۔ عمامہ جنگ میں ڈھال کا کام کرتا ہے بیرونی چوٹوں سے بچاتا ہے۔ عمامہ سر کان اور گردن کو دھوپ کی شدت اور سردی کے اثرات سے بچاتا ہے۔ حافظہ مضبوط ہوتا ہے دماغ کو تقویت ملتی ہے۔ دردِسر کے لئے مفید ہے۔ سَرسَام کے مرض سے بچاتا ہے۔ دَائمی نزلہ نہیں ہوتا۔ عمامہ پہننے کے سبب مسلمان برائیوں اور ناشائستہ باتوں سے بچتا ہے۔ عمامہ پہننے والوں کا شمار معزز لوگوں میں ہوتا ہے۔ ایکسیڈنٹ (حادثہ) کے وقت عمامہ پہننے سے سر کی حفاظت ہوتی ہے۔ غرض کہ عمامہ پہننے کے بے شمار فوائد وبرکات ہیں۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دائمی سنت مبارکہ ہونے کے باوجود ہم ''اہل علم'' عمامہ مبارکہ نہیں پہنتے تعجب ہے؟؟؟

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری اور دائمی سنت مبارکہ عمامہ مبارکہ پہننا ہے

جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ باجماعت نمازوں کے علاوہ دربارِ رسالت میں صحابہ کرام کے جھرمٹ میں وُفود اور مہمانوں کی آمد کے وقت میں حاضرین مجلس کی بَیعت وعہد کے وقت میں منبر ومسجد وعیدگاہ میں خُطبہ ارشاد فرمانے کے وقت میں کسی کی عیادت وموت کے وقت میں نماز جنازہ کے وقت میں مجاہدین کے ساتھ میدان جنگ میں سَفر وحضر کے ہر وقت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ مبارکہ پہنے رہتے۔ صحابہ کرام نے جہاں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو عمامہ مبارکہ میں جلوہ اَفروز نظر آئے۔ بہت کم اور کبھی کبھار آپ ٹوپی مبارکہ میں نظر آئے لیکن آپ ہمیشہ ٹوپی مبارکہ پر عمامہ مبارکہ پہنتے تھے یہی آپکی سنت دائمہ رہی ہے جس کا ثبوت احادیث متواترہ سے ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقان رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنت عمامہ مبارکہ پر دل وجان سے عمل کرتے ہیں۔ سبحان اللہ

اِفادہ نَاظرین کیلئے چند اَحادیثِ کَریمہ نقل کرنے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری اور دائمی سنت مبارکہ ''عمامہ مبارکہ'' پہننا ہے۔

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تھے (سنن ابوداؤد جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ حدیث نمبر ۶۷۶) سنن ابوداؤد شریف حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی کی تالیف ہے آپکی وفات ۲۷۵ ہجری میں ہوئی۔

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سرِ انور پر سیاہ عمامہ مبارکہ تھا (جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۳۹ حدیث ۱۷۹۰) سُنن ترمذی شریف حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ کی تالیف ہے آپکی وفات ۲۷۹ ہجری میں ہوئی۔

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تھے (سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۹ حدیث ۱۳۷۹ سنن ابن ماجہ شریف حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ کی تالیف ہے آپکی وفات ۲۷۳ ہجری میں ہوئی۔

(۴) حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ فتح مکہ کے دن آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ اَقدس پہنے ہوئے تھے (سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۹ حدیث ۱۳۸۰)

(۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں اَحرام کے بغیر سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے داخل ہوئے (سنن نسائی جلد ۳ صفحہ ۴۴۳) سنن نسائی شریف حضرت امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی کی تالیف ہے آپکی وفات ۳۰۳ ہجری میں ہوئی۔

(۶) ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سیاہ عمامہ مبارکہ پہنا ہوا تھا (سنن ابو داؤد جلد ۳ صفحہ ۲۳۱ حدیث ۶۶۴)

(۷) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ والے دن (مکہ میں داخل ہوئے تو اسوقت ان کے سر (اقدس) پر سیاہ عمامہ مبارکہ تھا آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بغیر احرام کے تھے (دلائل النبوۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۹ حدیث ۸) دلائل النبوۃ شریف حضرت امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی کی تالیف ہے آپکی وفات ۴۵۸ ہجری میں ہوئی۔

(۸) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ (مکرمہ) میں داخل ہوئے تو اس وقت آپکے سر (اقدس) پر سیاہ عمامہ مبارکہ تھا (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۵۹ حدیث ۶۲۴۷ امام بیہقی)

(۹) ابوالزبیر نے فرمایا۔ حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں جنگ خَندق والے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ مبارکہ سیاہ تھا (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۵۹ حدیث ۶۲۴۷ امام بیہقی)

(۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عمامہ مبارکہ کا شملہ

اپنے دونوں کندھوں (مبارک) کے درمیان لٹکایا کرتے اور حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے (صحیح ابن حبان جلد۲ صفحہ ۹۱۰ حدیث ۶۳۹۷) صحیح ابن حبان حضرت امام ابی حاتم محمد بن حبان خراسانی کی تالیف ہے آپکی وفات ۳۵۴ ہجری میں ہوئی۔

(۱۱) حضرت جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ سر انور پر سیاہ عمامہ مبارکہ تھا جس کا ایک سرا (شملہ) آپ نے دونوں کندھوں (مبارکہ) کے درمیان لٹکایا ہوا تھا (سنن ابوداؤد جلد۳ صفحہ ۲۳۴ حدیث ۶۷۷)

(۱۲) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تھے (سنن ابن ماجہ جلد۲ صفحہ ۲۷۹ حدیث ۱۳۷۸)

(۱۳) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے ہیں اور اس کا شملہ پیچھے دونوں کندھوں (مبارک) کے درمیان لٹکا رکھا ہے (سنن ابن ماجہ جلد۲ صفحہ ۳۷۹ حدیث ۱۳۸۱)

(۱۴) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے دیکھا (سنن نسائی جلد۳ صفحہ ۴۴۲)

(۱۵) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ رُاوی ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ دونوں کندھوں (مبارکہ) کے درمیان لٹک رہا ہے (سنن نسائی جلد۳ صفحہ ۴۴۳)

(۱۶) حضرت جعفر اپنے والد عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس پر سیاہ عمامہ (مبارکہ) دیکھا (جامع ترمذی جلد۲ صفحہ ۸۳۹)

(۱۷) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے (سر اقدس) پر سیاہ عمامہ (مبارکہ) تھا (جامع ترمذی جلد۲ صفحہ ۸۴۰)

(۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سر (اقدس) پر سیاہ عمامہ (مبارکہ) تھا (جامع ترمذی جلد۲ صفحہ ۸۴۰)

(۱۹) حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ (مبارکہ) پہنتے تو دونوں کندھوں (مبارکہ) کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کو بھی ایسا ہی کرتے کرتے دیکھا۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد اور حضرت سالم (رضی اللہ عنہما) کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا (جامع ترمذی جلد۲ صفحہ ۸۴۰۔ جامع ترمذی جلد۱ صفحہ ۸۳۹ حدیث ۱۷۹۱)

(۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا عمامہ مبارکہ کا شملہ

اپنے دونوں کندھوں (مبارکہ) کے درمیان لٹکایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے (ابن حبان جلد ۱۲ صفحہ ۹۱۰ حدیث ۶۳۹۷) ابوالشیخ فی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۱۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ حدیث ۴۲۷۔ امام بغوی فی شرح السنۃ حدیث ۳۱۱۰۔ جامع ترمذی حدیث ۱۷۳۶ فی اللباس۔ شمائل ترمذی ح ۱۱۶

(۲۱) (حدیث پاک کی ایک روایت میں ہے کہ دورانِ سفر ایک مقام پر لشکر اسلام ٹھہرا وہاں کنویں میں پانی نہ تھا) موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ کنویں میں جو شخص اترا وہ خلاد بن غفاری تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کہ اپنا عمامہ مبارکہ دے کر کنویں میں اتارا تھا اس نے اس کو (عمامہ مبارکہ کو) کنویں میں پھیرا تھا لہٰذا پانی کثیر (بہت ہو گیا حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کنویں سے پانی بھرنے والا ناجیہ بن جُندب اسلمی تھا (دلائل النبوۃ جلد ۴ صفحہ ۱۳۶۸ امام بیہقی۔ سیرت ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۲۶۷۔ البدایہ والنہایہ جلد ۴ صفحہ ۱۱۶۵ ابن کثیر۔ الدرر لابن عندا) سبحان اللہ بحمدہ۔۔۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمامہ مبارکہ کی تاثیر سے کنواں پانی سے بھر گیا۔ ع دیکھ اندھے نجدی قدرت رسول اللہ کی۔

(۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ خندق (جنگ خندق) کے روز حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک سیاہ رنگ کا تھا (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۷۳ حدیث ۶۲۴۷ امام بیہقی)

(۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے اور (آپ) قطری عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے تھے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنا دست مبارک عمامہ (مبارکہ) کے نیچے داخل کر کے سر اقدس کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا اور عمامہ (مبارکہ) کو نہیں اتارا (سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ حدیث ۵۹۰)

(۲۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تھے (اَخبار اصبھان جلد ۱ صفحہ ۴۳۱) اخبار اصبھان حضرت حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی کی تالیف ہے آپکی وفات ۴۳۰ ہجری میں ہوئی۔

(۲۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوئے۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدینہ منورہ میں جنت البقیع کی طرف تشریف فرما ہوئے اس وقت آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے تھے (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۰۳ حدیث ۲۳۵۴۱ کتاب الصلاۃ) کنز العمال حضرت علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری کی تالیف ہے آپکی وفات ۹۷۵ ہجری میں ہوئی۔

(۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی (مبارک) کو صفرہ زرد رنگ سے رنگا کرتے۔ حدیث میں ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور اس سے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کپڑے مبارکہ پر (رنگ کا) اثر ہوتا یہاں تک عمامہ مبارکہ بھی (سنن ابوداؤد ج ۳ صفحہ ۲۳۱ حدیث ۶۶۴)۔

(۲۷) حضرت اَبو ہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس اِس حال میں تشریف فرما ہوئے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) زرد قمیص اور چادر مبارکہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور زرد عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تھے (تاریخ ابن عساکر جلد ۳۴ صفحہ ۳۵۸) تاریخ ابن عساکر حضرت علی بن حسن دمشقی با بن عساکر کی تالیف ہے آپکی وفات ۵۷۱ ہجری میں ہوئی۔

(۲۸) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے چادر اور عمامہ مبارک پہنے ہوئے دیکھا (مُستدرک علی الصحیحین جلد ۴ صفحہ ۲۰۷ حدیث ۷۴۶۴) مستدرک حضرت امام حافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیساپوری کی تالیف ہے آپکی وفات ۴۰۵ھ کو ہوئی

(۲۹) حضرت عَطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عمامہ مبارکہ پہن رکھا تھا تو آپ نے اپنا عمامہ مبارکہ اوپر اٹھایا اور سَرِ اقدس کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا (طبقات ابن سعد جلد ا صفحہ ۳۵۲ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳۰) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عید پر عمامہ مبارکہ پہنا کرتے تھے (سنن کبریٰ جلد ۳ صفحہ ۳۹۷ ح ۱۳۸ کتاب صلاۃ العیدین۔امام بیہقی)

(۳۱) وَکیع نے مُساور وَرّاق سے روایت کی وہ فرماتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان کے سَرِ اَقدس پر سیاہ عمامہ (مبارکہ) ہے اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسکے دونوں سِرے دونوں کندھوں (مبارکہ) کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں (شعب الایمان ج ۵ صفحہ ۱۵۹ حدیث ۶۲۴۷ بیہقی

(۳۲) اِسمائیل بن عبداللہ بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عمامہ مبارکہ پہنا اور چادر (مبارکہ) اُوڑھ رکھی تھی دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے (بعد میں زعفران سے رنگنے کی ممانعت ہوئی) (مستدرک جلد ۶ صفحہ ۷ حدیث پاک ۷۳۹۵۔مسند ابی یعلی موصلی۔مسند عبداللہ بن جعفر الہاشمی حدیث ۶۶۳۹۔معجم صغیر امام طبرانی حدیث ۶۵۳۔معجم کبیر امام طبرانی حدیث ۱۳۶۱۴۔

(۳۳) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمامہ مبارکہ کا نام "سَحاب" تھا جسے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا تھا۔(اخلاق النبی وآدابہ صفحہ ۶۹ حدیث ۲۹۷)

۳۴) حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ باعمامہ نماز پڑھائی اور کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر عمامہ (مبارکہ) امامت فرمائی بلکہ عادت مبارکہ یہ تھی کہ ہر حالت سفر وحضر گھر کے اندر اور گھر کے باہر نماز وغیر نماز میں صرف ٹوپی (مبارکہ) سر پر نہ رکھتے اور سر اقدس پر عمامہ مبارکہ بندھا رہتا تھا۔وضو فرماتے وقت بھی عمامہ مبارکہ کو نہ جُدا کرتے اسے سَرِ اَقدس سے اتار کر رکھتے اس وجہ سے علماء نے عمامہ مبارکہ کو مطلقاً خاص کر نماز میں سنت قرار دیا (کشف الغمامہ عن سنۃ العمامہ صفحہ ۱۴) کشف الغمامہ حضرت مولانا مفتی وصی احمد سورتی کی تالیف ہے آپکی وفات ۱۳۳۴ ہجری میں ہوئی۔

آپ نے احادیث کریمہ کی روشنی میں ذہن نشین کرلیا ہوگا کہ عمامہ مبارکہ پہننا حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری اور دائمی سنت مبارکہ ہے۔ احادیث کریمہ بیان فرماتی ہیں کہ آپ سیاہ عمامہ مبارکہ پہنتے رہے۔ اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کر کے دنیا وآخرت میں سرفرازی اور سربلندی حاصل فرماتے رہے ہیں۔ بمصداق حدیث کریمہ مَا اَنَا عَلَیہِ وَاَصحَابی میرا طریقہ اور میرے اصحاب کا طریقہ ناجی فرقہ کی علامت ہے جسے ہم اہلسنت وجماعت کے نام سے جانتے ہیں یہی سیدھا اور سچا راستہ ہے صراط مستقیم ہے جس پر صحابہ کرام اور صلحاء امت اور اولیاء اللہ چلتے رہے اور دنیا وآخرت میں کامیاب و کامران رہے۔ ہم فاسقوں سے نہیں بلکہ عاشقان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاموش احتجاج کرتے ہیں کہ وہ سنت عمامہ مبارکہ کی طرف لوٹ آئیں کہ سنت عمامہ مبارکہ کے مدمقابل بہت سی باتوں کا رواج اور چلن عام ہوتا جارہا ہے افسوس کہ کوئی روکنے والا ہے نہ ٹوکنے والا؟ جائز کا مقام ومرتبہ اپنی جگہ ہے اور سنت مبارکہ کا مقام ومرتبہ اور منصب وعظمت اپنی جگہ اجر وثواب اور فیوض وبرکات لئے ہوئے ہے۔

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عمامہ مبارکہ پر مسح کرنا جائز تھا پھر آپ نے اسے منسوخ فرمادیا۔ امام اعظم اور امام مالک رضی اللہ عنہم نے عمامہ مبارکہ پر مسح سے منع فرمادیا۔ چونکہ ہمارا موضوع سخن عمامہ مبارکہ ہے اسلئے ناظرین کی معلومات کیلئے چند احادیث لکھی جاتی ہیں ذہن نشین رہے کہ عمامہ مبارکہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔ یہ احادیث کریمہ آیت مسح کے نزول سے پہلے کی ہیں۔

(۳۵) حضرت ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں سر کے اگلے حصہ اور عمامہ (مبارکہ) پر مسح فرمایا (صحیح مسلم شریف جلد اصفحہ ۳۶۲ حدیث ۵۴۲)

(۳۶) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا موزے عمامہ اور پیشانی پر مسح کرلیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ (مبارکہ) پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے (سنن ابوداؤد جلد اصفحہ ۸۳ حدیث ۱۴۷ کتاب الطہارۃ باب المسح۔ سنن ابن ماجہ جلد اصفحہ ۱۷۹ حدیث ۵۸۹)

(۳۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا (سنن ابن ماجہ جلد اصفحہ ۱۸۲ حدیث ۶۰۵)

(۳۸) عمرو بن امیہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح فرماتے دیکھا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اصفحہ ۱۸۲ حدیث ۶۰۶)

(۳۹) حضرت مغیرہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران وضو پیشانی عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا (سنن نسائی جلد اصفحہ ۳۶)

(۴۰) جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا ہے (ابن خزیمہ جلد اصفحہ ۲۰۷ حدیث ۱۸۱) ابن خزیمہ حضرت امام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ اسلمی نیشاپوری کی تالیف ہے وفات ۳۱۰ھ

(۴۱) عُروہ بن مُغیرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل فرماتے ہیں۔ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے سفر کے دوران قافلہ سے دوررہ گئے۔آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ہمراہ میں بھی دوررہ گیا قضائے حاجت کے بعد آپ واپس تشریف فرما ہوئے تو مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ میں نے پانی کا برتن پیش کیا تو آپ نے پہلے دونوں دست مبارک دھوئے پھر روئے انور دھویا پھر بازوئے پاک دھونے کیلئے آستین سے (ہاتھ) نکالنا چاہے تو آستین تنگ ہونے کی وجہ سے وہ باہر نہیں آسکے۔آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جُبّہ مبارک کو اوپر کر کے کندھے (مبارکہ) کے اوپر رکھا اور نیچے سے بازو (اقدس) نکال کر انھیں دھویا پھر آپ نے پیشانی اقدس عمامہ (مبارکہ) اور موزوں پر مسح فرمایا (صحیح مسلم شریف جلد ا صفحہ ۲۶۲ حدیث ۵۴۱۔سنن نسائی جلد ا صفحہ ۳۷۔مستدرک جلد ا صفحہ ۳۳۸ حدیث ۶۰۵)

(۴۲) حضرت بِلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں اور اور عمامہ (مبارکہ) پر مسح فرمایا (جامع ترمذی جلد ا صفحہ ۱۲۲ حدیث ۹۵) جامع ترمذی حضرت اَمام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کی تالیف ہے آپکی وفات ۲۷۹ ہجری میں ہوئی۔

(۴۳) حضرت عَمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے عمامہ (مبارکہ) پر مَسح کرتے ہوئے دیکھا اور موزوں پر بھی (صحیح بخاری شریف جلد ا صفحہ ۱۷۲ احدیث ۲۰۲) صحیح بخاری شریف حضرت اِمام ابوعبداللہ محمد بن اِسماعیل بُخاری کی تالیف ہے آپکی وفات ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔

(۴۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُجاہدین کی ایک جماعت کو ایک مُہم پر بھیجا۔ان لوگوں کو وہاں شدید سردی کا سامنا کرنا پڑا۔جب لوگ لوٹ کر واپس آئے اور اپنی اپنی تکالیف سنائیں تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عمامہ مبارکہ اور موزوں پر مَسح کی اجازت عطا فرمادی (مستدرک جلد ا صفحہ ۲۳۶ حدیث ۶۰۲۔ابوداؤد سجستانی فی سنتہ حدیث ۱۴۶ طبع دار الفکر بیروت۔ابوعبداللہ شیبانی فی مسندہ طبع موسستہ قرطبہ قاہرہ۔امام بیہقی فی السنن الکبریٰ حدیث ۲۹۳ طبع دار الباز مکہ مکرمہ۔طبرانی فی مسند حدیث ۷۷۴ طبع موسستہ الرسلہ بیروت لبنان)

چونکہ ہمارا عنوان "سُنّتِ عمامہ مبارکہ" ہے کہ یہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مَحبوب اور مَرغُوب ودائمی سنت مبارکہ ہے۔عاشقان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنشاءاللہ ضرور بالضرور اس سنت عمامہ مبارکہ کو اپنا کر دین ودنیا میں اَجر وثواب سے مالا مال ہوں گے۔

کرَم ہوتا ہے لیکن جوہر ذَاتی بھی ضروری ہے
اگر شیشہ ہی ناقِص ہو جلا سے کچھ نہیں ہوتا

عمامہ مبارکہ پہننا صرف عُلماء ومَشائخ وسَادات کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر مُشرّع مسلمان کیلئے بھی سنت مبارکہ ہے اب ہر مشرع مسلمان چاہے عالِم ہو یا غَیر عالم اس کے لئے عمامہ مبارکہ پہننا سنت ہے کہ وہ نمازوں کے علاوہ گھر کے اندر و باہر سَفر وحضر میں مَجالس خَیر میں اپنے محلّہ ومسلمانوں کے درمیان جب تک اس کے سر پر عمامہ مبارکہ ہوگا اسے اس سنت عمامہ مبارکہ کا اجر وثواب ملتا رہے گا۔

ہمیں افسوس تو ان لوگوں پر ہوتا ہے جو خود عمامہ مبارکہ کسی وجہ سے نہیں پہنتے بھلا وہ عمامہ مبارکہ کی اشاعت اور اسکی تشہیر کیا کرینگے؟ اسکا چلن کیوں کر عام کرینگے؟ اسے سنت غیر مؤکدہ وسنت زوائد کہہ کر چھوڑا تو نہیں جا سکتا یہ بات عاشقوں کے مزاج کے مطابق نہیں ہے۔ سنت غیر مؤکدہ کسی سبب کسی وجہ سے کبھی کبھی چھوٹ جائے تو مواخذہ نہ ہوگا۔ لیکن اگر اسے ہمیشہ ہمیشگی دائمی طور پر ترک کر دیا جائے چھوڑ دیا جائے تو کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ سے بے وفائی نہیں کہ اسے غیر اہم سمجھ رکھا ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ کیا دورِ صحابہ کرام سے کوئی ایسی مثال پیش کی جا سکتی ہے کہ انھوں نے سنت مبارکہ (جسے غیر مؤکدہ کہا گیا) کو ہمیشہ ہمیشگی دائمی طور پر ترک کر دیا چھوڑ دیا ہو؟ نہیں ہرگز نہیں۔ صحابہ کرام کی مقدّس جماعت سنت مبارکہ پر عامل اسکے قائل اور اسکی طرف مائل رہا کرتے تھے سبحان اللہ بحمدہٖ ان ہی میں سے ایک سنت عمامہ مبارکہ ہے۔ ہم احادیث کریمہ کی روشنی میں ثابت کرتے چلیں گے کہ صحابہ کرام اور تابعین وتبع تابعین اور اسلافِ صالحین سنت عمامہ مبارک کے عامل اسکے قائل اور اسکی طرف مائل رہا کرتے تھے۔

خوشبو کو پھیلنے کا بہت شوق ہے مگر ممکن نہیں ہواؤں سے رشتہ کئے بغیر

صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین عظّام کے عمامہ مبارکہ

(۴۵) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک سیاہ رنگا ہوا سوتی عمامہ باندھ رکھا تھا۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بلایا اور ان کا عمامہ کھولا پھر اپنے دست مبارکہ سے اس طرح عمامہ باندھا کہ اس کا شملہ چار انگل یا اس سے زائد لٹکایا۔ پھر ارشاد فرمایا اس طرح عمامہ باندھو بے شک یہ سب سے خوبصورت اور حسین انداز ہے (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۷۴ باب فی الملابس)

(۴۶) حضرت عاصم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے والد فرماتے ہیں میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ مبارکہ میں دیکھا۔ آپ نے ایک ہاتھ کے قریب عمامہ کا شملہ اپنی پشت پر لٹکا رکھا تھا (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۸ حدیث ۲۵۴۵۶) مصنف ابن ابی شیبہ حضرت حافظ عبد اللہ بن محمد بنانی شیبہ کوفی کی تالیف ہے آپکی وفات ۲۲۵ھ ہے

(۴۷) حضرت محمد بلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیّب (رضی اللہ عنہ) کو باریک نرم ٹوپی پر ایسا سفید عمامہ مبارکہ باندھے دیکھا جس پر سرخ دھاریاں تھیں انھوں نے عمامہ مبارکہ کا شملہ بالشت بھر اپنی پشت پر لٹکایا تھا (طبقات ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۱۰۵)

(۴۸) حضرت اسمائیل بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سفید عمامہ مبارکہ باندھے دیکھا (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۱ حدیث ۲۵۴۷۳)

(۴۹) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سرخ رنگ کا عمامہ مبارکہ باندھتے۔ یہ وہ عمامہ مبارکہ تھا جو آپ جنگ میں پہنا کرتے تھے (فتوح الشام جلد ۱ صفحہ ۱۴۶ معرکہ حمص) فتوح الشّام حضرت علامہ محمد بن عمر بن واقدی کی تالیف ہے آپکی وفات ۲۰۷ ہجری میں ہوئی۔

(۵۰) حضرت سلیمان بن ابو عبد اللہ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا مہاجرین اولین سیاہ سفید

سُرخ سَبز اور زَرد رنگ کے سُوتی عمامے پہنا کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۵ حدیث ۲۵۴۸۹ اللباس

(۵۱) حضرت اَبو بکر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بَنی حَارِث بن خزرؓج کے ایک آدمی کی طرف کچھ عمامے مبارکہ بھیجے تا کہ وہ انھیں لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ اس شخص نے ان عماموں میں سے ایک ریشم مِلا اُونی عمامہ اپنے سر پر باندھ لیا پھر سارے عمامے تقسیم کر دیئے مگر اپنے سر پر بندھے عمامہ کو دینا بھول گئے۔ جب انھیں یاد آیا تو فِکر مند ہوئے اور وہی عمامہ لے کر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے مجھے یہ خوف لاحق تھا کہ اگر میں نے یہ عمامہ اپنے پاس رکھ لیا تو ضرور (روزِ قیامت) آگ کا عمامہ پہنایا جائے گا (کتاب السیَر لِابی اِسحاق الفرازی صفحہ ۲۲۷ حدیث ۳۹۴ باب الفلول) کتاب السیر حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حارث الفرازی کی تالیف ہے آپکی وفات ۱۸۶ ہجری میں ہوئی۔

(۵۲) حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن عَتیک رضی اللہ عنہ کو ایک مُہم پر بھیجا کہ جا کر کٹر دشمن اسلام یہودی اَبو رَافع کو قتل کر دیں۔ وہ ابو رافع کو اسکے قِلعہ نُما محل میں قتل کر کے واپس آ رہے تھے۔ اندھیرے میں انھیں اَندازہ نہ ہو سکا وہ بالا خانہ سے نیچے گر پڑے جس سے ان کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی انھوں نے اپنا عمامہ مبارکہ کھول کر اس پر باندھا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضور رسوُل کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی پنڈلی پر اپنا دستِ مُبارک پھیرا تو وہ اچھی ہوگئی جیسے اس میں سِرے سے کوئی تکلیف ہوئی نہ تھی (صحیح بخاری [illegible] سنن ابوداؤد جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ حدیث ۶۷۹۔ شعب الایمان جلد ۵

(۵۵) حضرت اِمام سُدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اِمام حسن رضی اللہ عنہ کی زِیارت کی تو دیکھا [illegible] ریشم مِلا اُونی عمامہ مبارکہ پہنا ہوا تھا (مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۲۵۶ حدیث ۸۶۷۱ کتاب اللباس) مجمع الزوائد [illegible] نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی کی تالیف ہے آپکی وفات ۸۰۷ ہجری میں ہوئی۔

[illegible] عبداللہ محمد بن عمر رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مُعرکہ فَلسطین [illegible]

[illegible] (فتوح الشام [illegible])

(اسد الغابہ جلد۴ صفحہ۲۴۱) اسد الغابہ حضرت ابوالحسن عزّالدین علی بن محمد الجزری کی تالیف ہے آپکی وفات ۶۲۰ ھ

(۵۸) حضرت مُسلم بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار اَصحاب حضرت اَنس بن مالک حضرت فضالہ بن عبید حضرت اَبوالمُنیب اور حضرت فَروخ بن سَیار (رضی اللہ عنہم) کو دیکھا وہ حضرات اپنے عمامہ مبارکہ کے شملے پیچھے کی جانب لٹکاتے تھے (السنن الکبریٰ بیہقی جلد۳ صفحہ ۳۹۸ ح ۶۱۴۲

(۵۹) حضرت اَصبغ بن نُباتہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے عید کے روز امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عمامہ مبارکہ پہنے ایک مقام سے نکلتے ہوئے دیکھا آپ کے ساتھ چار ہزار ایسے لوگ بھی تھے جو عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تھے (السنن الکبریٰ جلد۳ صفحہ ۳۹۸ حدیث ۶۱۴۲ امام بیہقی)

(۶۰) حضرت ابوجعفر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شہادت حضرت عثمان غَنی رضی اللہ عنہ کے روز حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے دیکھا (مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱۲ صفحہ ۵۴۵ حدیث ۲۵۴۵۱

(۶۱) حضرت ہُرمُز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے دیکھا (طبقات ابن سعد جلد۳ صفحہ ۲۱)

(۶۲) حضرت ابورزین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ سیاہ عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱۲ صفحہ ۵۴۱ حدیث ۲۵۴۷۰)

(۶۳) حضرت اَبواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی کو وَالی (حاکم) بنا کر بھیجتے تو انھیں عمامہ مبارکہ باندھتے اور اس کا شملہ دہنی طرف کان کی جانب باندھتے (معجم کبیر جلد ۸ صفحہ ۱۴۴ حدیث ۷۶۴۷)

(۶۴) حضرت عُروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ عمامہ مبارکہ اتار کر پانی کے ساتھ اپنے سر کا مسح کیا کرتے (مئوطا امام مالک جلد ۱ صفحہ ۶۲ حدیث ۳۹) مئوطا امام مالک حضرت مالک بن انس کی تالیف ہے آپکی وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی

(۶۵) حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عمامہ مبارکہ پہنتے تھے تو عمامے کے سرے (شملہ) کو دونوں کندھوں (مبارکہ) کے مابَین (درمیان) لٹکاتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے قاسِم اور سَالِم (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح عمل کرتے۔ حضرت نافع نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا کہ وہ بھی اپنے عمامے کے (شملہ) پیچھے لٹکاتے تھے (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۷۰ حدیث ۶۲۵۱)

(۶۶) سلیمان بن خَربُوذ نے مدینہ (منورہ) کے ایک شیخ (مُحدّث) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ (مبارکہ) پہنایا تھا اور اس کا سرا (شملہ) آگے اور پیچھے لٹکایا تھا (سنن ابوداوٗد جلد۳ صفحہ ۳۴۵ حدیث ۴۰۷۹۔ شعب الایمان ج ۵ ص ۱۷۰ ح ۶۲۵۳

(۶۷) ابوعبداللہ بن سَعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد سَعد بن عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے بُخارا میں ایک آدمی کو سفید گدھے پر (سوار) دیکھا جس کے سر پر خَزّ کا سیاہ عمامہ (مبارکہ) تھا۔ انھوں نے فرمایا یہ مجھے رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیب تن فرمایا تھا(سنن ابوداؤد جلد۳ صفحہ ۲۲۳ حدیث ۶۳۵)

(۶۸) حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ انھوں نے عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عمامہ پہنے ہوئے دیکھا تھا انھوں نے اس کے سرے (شملہ) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکایا ہوا تھا (شعب الایمان ۵ صفحہ ۱۶۰ حدیث ۶۲۵۵)

(۶۹) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا وہ عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے تھے انھوں نے عمامہ کے (شملہ) کو پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا اور لوگوں نے بھی اسی طرح کیا ہوا تھا (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۰ حدیث ۶۲۵۶ امام بیقہ

(۷۰) عُمر بن یحیٰ فرماتے ہیں نے واثلہ بن اَسقع رضی اللہ عنہ کو عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے دیکھا اور اس کے شملہ کو ایک ہاتھ کے، برابر پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ حدیث ۶۲۵۷)

(۷۱) ابووائل فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے تھے انھوں نے عمامہ (کا شملہ) پیٹھ کے پیچھے لٹکایا ہوا تھا ((شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ حدیث ۶۲۵۸)

(۷۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب عمامہ پہنتے تو اپنے عمامہ مبارکہ کے سرے (شملہ) کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ حدیث ۶۲۵۶)

(۷۳) مسلم بن زِیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اَصحاب رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک حضرت فُضالہ بن عُبید حضرت المَقیب اور حضرت فَروخ بن یُسار بن فرَوخ کہ وہ اپنے عمامہ کے سرے (شملہ) اپنے پیچھے لٹکاتے تھے اور ان کی قمیصیں (جُبّہ) ٹخنوں تک ہوتی تھیں (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۲ حدیث ۶۲۶۴)۔۔۔۔ آج تو کچھ اہل علم کی عادت سی پڑ گئی ہے کہ ان کے جُبہ (قمیصیں) ان کے ٹخنوں تک ہوتے ہیں لیکن ٹوپی پر عمامہ مبارکہ نہیں باندھتے تعجب ہے؟؟؟ آپ اہل علم ہو کر سنت عمامہ مبارکہ سے دور کیوں ہو تعجب ہے؟ آخر عوام مسلمین کو آپ اپنے عمل سے کون سا پیغام دے رہے ہیں جبکہ وہ آپکی پیروی اور اِتباع میں آپ کو نمونہ مانتے ہیں؟ خِلاف پیمبر کسے رہ گزید ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

(۷۴) حضرت محمد بن بلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے (حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کے فرزند) امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو سفید عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے دیکھا (تاریخ ابن عساکر جلد ۴۱ صفحہ ۳۶۵) تاریخ ابن عساکر حضرت علی بن حسن دمشقی ابن عساکر کی تالیف ہے آپکی وفات ۵۷۱ ہجری میں ہوئی۔

(۷۵) حضرت ابورافع مَدنی رحمۃ اللہ علیہ سفید عمامہ مبارکہ پہنتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۸۸)

(۷۶) حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سفید عمامہ مبارکہ پہنتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۱۵۳)

(۷۷) حضرت خارجہ بن زَید رحمۃ اللہ علیہ سفید عمامہ مبارکہ پہنتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۱۰۱)

(۷۸) حضرت مَکحول رحمۃ اللہ علیہ ٹوپی پر سفید عمامہ مبارکہ پہنتے تھے (تاریخ ابن عساکر جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۶)

(۷۹) حضرت عُبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے اَساتِذہ نے بتایا کہ ہم صحابہ کرام کی زیارت کیا کرتے تھے وہ اپنے سروں پر عمامہ مبارکہ پہنتے تھے جن کا شملہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکے ہوتے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۲ حدیث ۲۵۴۷۷)

(۸۰) حضرت مَنصور بن زَادن (تَابِعی) رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کے دن نماز اَدا فرمائی اس وقت آپ نے بارہ ہاتھ لمبا عمامہ مبارکہ پہن رکھا تھا (حلیۃ الاولیاء جلد ۳ صفحہ ۶۷ حدیث ۳۱۹۱) حلیۃ الاولیا حضرت حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی کی تالیف ہے آپکی وفات ۴۳۰ ہجری کو ہوئی۔

(۸۱) حضرت زَید رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ عید کے دن سواری پر تشریف لائے آپنے سفید اُونی جبہ یَمنی چادر اور سر پر موٹے شَامِی کپڑے کا عمامہ مبارکہ پہنا ہوا تھا (حلیۃ الاولیا جلد ۵ ۳۳۰ حدیث ۷۲۹۸)

ہم نے احادیث کریمہ سے چند حوالے صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین عظام کے سنت عمامہ مبارکہ سے متعلق لکھنے کی سعادت حاصل کی تا کہ اَہلِ علم اور مسلمان اس سنت مبارکہ سے اَجر و ثواب حاصل کریں۔ عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ عمریں بیت جاتی ہیں اور ہم سنت عمامہ مبارکہ سے محروم نظر آتے ہیں۔ کیا ہمیں سنت عمامہ مبارکہ سے محبت نہیں ؟ کیا ہم ذخیرۂ اجر و ثواب حاصل کرنا نہیں چاہتے ؟ اگر ہم اب بھی نہ جاگے تو خدا جانے سنت عمامہ مبارکہ پر عمل کا موقع ملے یا نہ ملے ؟

فِرِشتوں کے عِمامہ مُبارکہ

اب ہم اِفادہ ناظرین کیلیئے ان اَحادیثِ کریمہ کو لکھنے کی سَعادت حاصل کریں گے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں فرشتے عمامہ مبارکہ پہنے ہوئے تشریف لائے۔

(۸۲) حضرت اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جبرَئیل اَمین حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیاہ رنگ کا عمامہ مبارکہ پہنایا اور اس کا شملہ (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی پشت پر لٹکایا (کتاب الآثار صفحہ ۱۲۸ حدیث ۵۸۸) کتابُ الآثار حضرت امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم کی تالیف ہے آپکی وفات ۱۸۲ ہجری میں ہوئی۔

(۸۳) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غَدیرِ خُم کے دن میرے سر پر عمامہ (مبارکہ) پہنایا اور اس کا شملہ میری پشت پر لٹکایا اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے بَدر و حُنین کے دن ایسے فرشتوں سے میری مدد فرمائی جو عمامے پہنے ہوئے تھے۔ بے شک عمامہ کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے (سنن الکبریٰ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ حدیث ۱۹۷۳۶)

(۸۴) اُمُ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جنگِ خندق کے موقع پر دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل کا ایک آدمی دیکھا وہ سواری پر سوار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رازداری کی بات کر رہا تھا اس کے سر پر عمامہ تھا جو کہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ڈھلکایا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا وہ جبرائیل امین تھے مجھے بنی قریظہ جانے کا مشورہ دے رہے تھے (مستدرک جلد ۶ صفحہ ۸۵ حدیث ۷۴۱۲)

(۸۵) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک آدمی تُرکی گھوڑے پر سوار ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضر ہوا اس کے سر پر عمامہ تھا اس نے عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا تم نے جس کو دیکھا وہ جبرائیل امین تھے (مستدرک جلد ۶ صفحہ ۸۵ حدیث ۷۴۱۳)

(۸۶) امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے جن فرشتوں کو دیکھا ان میں اکثر عماموں والے تھے۔ یہی روایت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے (تاریخ دمشق ابن عساکر جلد ۲۲ صفحہ ۸۱۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰ حدیث ۳۳۸۸۸)۔۔

تاریخ دمشق حضرت علامہ علی بن حسن ابن عساکر کی تالیف ہے آپکی وفات ۵۷۱ ہجری میں ہوئی۔

(۸۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اپنے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ) سے فرمایا اے بیٹے! عمامہ (مبارکہ) باندھو کہ فرشتے جُمعہ کے دن عمامہ (مبارکہ) باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامے والوں پر سلام بھیجتے ہیں (تاریخ دمشق ابن عساکر جلد ۷ ۳ صفحہ ۳۵۵)

(۸۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن فرشتوں کے سفید عمامے تھے جن کے شملے ان کی پیٹھ پر لٹک رہے تھے (معجم کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸ حدیث ۱۲۰۸۵۔ امام طبرانی)

(۸۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن فرشتے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی طرز پر نازل ہوئے۔ انھوں نے زرد رنگ کے عمامے اس طرح باندھ رکھے تھے کہ جن کے شملے ان کی پیٹھ پر لٹک رہے تھے۔ اس وقت حضرت زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہما) نے بھی زرد عمامہ (مبارکہ) باندھ رکھا تھا (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹ حدیث ۳۳۳۹۳۔ کنز اعمال جلد ۷ صفحہ ۹۱ حدیث ۳۶۶۲۴ کتاب الفضائل)

(۹۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگ بدر کے دن فرشتوں کی نشانی سیاہ عمامے تھی (معجم کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۵ حدیث ۱۱۴۶۹۔ امام طبرانی)

(۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوہ بدر میں فرشتوں کی پہچان سفید عمامے تھیں جن کے شملے انھوں نے اپنی پشت پر ڈال رکھے تھے۔ جبکہ غزوہ حنین میں ان کے عمامے سبز تھے۔ تاہم انھوں نے بدر کے سوا کسی لڑائی میں حصہ نہیں لیا۔ حنین میں وہ تعداد بڑھا کر مسلمانوں کے دل مضبوط کر رہے تھے لڑائی میں شریک نہ تھے (دلائل النبوۃ صفحہ ۴۲۰ حافظ ابو نعیم) دلائل النبوۃ حضرت امام حافظ ابو نعیم اصفہانی بن عبداللہ کی تالیف ہے آپکی

وفات ۴۳۰ ہجری میں ہوئی۔

محدّث جلیل و مفسّر قرآن حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان نے سورہ آل عمران کی ۱۲۳ تا ۱۲۵ آیتوں کی تفسیر میں فرمایا کہ صحابہ کرام میدانِ بدر میں صبر پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو اس طرح پورا فرمایا کہ چتکبرے گھوڑوں پر سوار پانچ ہزار ایسے فرشتوں کو نازل فرمایا جنھوں نے اپنے سروں پر زرد اور سفید عمامے باندھ رکھے تھے ان کے شملے پیٹھ کے پیچھے لٹک رہے تھے (تفسیر جلالین علامہ سیوطی) تفسیر جلالین حضرت جلال الدین محلی (وفات ۸۶۳ھ) اور حضرت جلال الدین سیوطی (وفات ۹۱۱ھ) کی لکھی ہوئی ہے۔

تفسیر جُمل اور تفسیر رُوح البیان سورہ آل عمران آیت ۱۲۵ کے تحت ہے کہ حضرت جبرئیل امین کا عمامہ زرد اور دیگر فرشتوں کے عمامے غزوہ بدر کے دن سفید تھے۔

(۹۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (شملہ) کو پیٹھ پیچھے لٹکاؤ (شعب الایمان امام بیہقی)

(۹۳) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حدیث میں فرماتے ہیں کہ میرے سر پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عمامہ (مبارکہ) باندھا تو میری پشت پر دونوں شانوں کے درمیان سرا (شملہ) لٹکایا۔ مروی ہے کہ بدر اور حنین (غزوات) کے دن فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لئے آئے تو اس طرح عمامے باندھے ہوئے تھے (مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۷۸۸) مدارج النبوت حضرت مجدد و شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف ہے آپکی وفات ۱۰۵۲ھ

(۹۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غزوہ اُحد کے روز فرشتوں کی نشانی سُرخ عمامے تھی (معجم کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۵ حدیث ۱۱۴۶۹)

غزوہ بدر کے موقع پر سبز اور زرد اور سفید رنگ کے عماموں کا ذکر ملتا ہے۔ فرشتوں کے لشکروں میں کسی لشکر نے سبز عمامے کسی لشکر نے زرد تو کسی لشکر نے سفید رنگ کے عمامہ مبارکہ پہن رکھے تھے۔

(۹۵) حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت جبرئیل کو دیکھا انھوں نے سُرخ عمامہ مبارکہ اس طرح باندھ رکھا تھا کہ اس کا شملہ آپ کے کندھوں کے درمیان لٹک رہا تھا (مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۲۲۸ حدیث ۸۷۱۵)

(۹۶) حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں حضرت جبرائیل غزوہ خندق کے دن گھوڑے پر سوار حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا جس کا شملہ آپ کے کندھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۵۸)

فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں۔ حکم ربی کے تحت غزوات بدر و حنین میں فرشتے مختلف رنگوں سیاہ و سرخ و سبز و سفید عمامے باندھے نازل ہوئے تو معلوم ہوا کہ عمامہ مبارکہ باندھنا فرشتوں کی نشانی ہے اسی نشان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انھیں نازل فرمایا گویا یہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ہے۔ سورہ آل عمران آیت ۱۲۵ میں ہے۔۔۔۔ بخمسۃ الاف من الملٰئکۃ مسومین۔ ترجمہ پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے (کنزالایمان) اب حدیث کریمہ کی روشنی

میں جانتے چلیں کہ " نشان " سے مراد کیا فرمان عالی ہے۔ (۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگِ بدر کے دن فرشتوں کی نشانی سیاہ عمامے تھی (معجم کبیر) (۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غزوہ اُحد کے روز فرشتوں کی نشانی سُرخ عمامے تھی (معجم کبیر) (۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (شملہ) کو پیٹھ پیچھے لٹکاؤ (شعب الایمان)۔۔۔ نشان سے مراد عمامہ مبارکہ ہیں۔ اَہلِ بصیرت اس نکتہ سے خوب واقف ہو گئے ہونگے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عمامہ مبارکہ محبوب ہے کہ بدر و حنین کے روز ملائکہ اس نشان یعنی عمامہ مبارکہ پہنے نازل ہوئے۔ پھر کیوں ہم عمامہ مبارکہ کی سنت پر عمل سے دور ہیں؟۔۔ وہاں تو جنگ کے روز فرشتے عمامہ مبارکہ پہنے تشریف لائے کہ وہ حکم ربی کے تابع ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ سنت عمامہ مبارکہ کے خلاف نت نئی چیزوں کا رواج اور چلن عام ہوتا نظر آرہا ہے۔ ایسا دکھائی پڑتا ہے کہ باجماعت نمازوں کے علاوہ ہمیں سنت عمامہ مبارکہ کی ضرورت نہیں رہی؟ بس ہم نے نمازوں میں سنت عمامہ مبارکہ پر عمل کر لیا ہے ؟ اب نمازوں سے باہر اس سنت عمامہ مبارکہ پر عمل کیوں نہیں ہوتا؟۔۔۔ حضرت! ہم عمامہ مبارکہ پہننے پر جبر نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس جذبہ محبت و عقیدت اور شوق کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس پر اسلاف صالحین چلتے رہے اور بے شمار نیکیاں بھلائیاں اور اجر و ثواب ساتھ لے گئے ہیں۔ پہاڑ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے بنا ہے چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر عمل کر کے نیکیوں کا پربت بنانے کی کوشش ہونی چاہئے۔۔۔۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہٹ کر " غفلت اور سُستی " کا شکار ہوں گے۔ سنت عمامہ مبارکہ پر عمل نہ کر کے کہیں ہم غفلت اور سُستی کا شکار تو نہیں ہو رہے ہیں؟ " اگر اب بھی نہ جاگے تو "

عمامہ مبارکہ پہننا عُلماء و مشائخ و سادات کا خاص طُرّہ امتیاز ہے جس سے ان کا وقار ظاہر ہوتا ہے بلکہ ہر مُتشرّع مسلمان چاہے عالِم ہو یا غیر عالِم اسکے لئے عمامہ مبارکہ پہننا سنت مبارکہ ہے۔ لہذا نمازوں میں عمامہ مبارکہ پہننا اور نمازوں کے علاوہ مکان اور دکان اور سفر و حضر اور دعوتِ طعام وغیرہا میں پہننا بے شمار اجر و ثواب کا باعث ہے جبتک آپکے سر پر عمامہ مبارکہ ہوگا آپکی نیکیوں اور بھلائیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ ان اہل علم پر تعجب ہوتا ہے، جنھوں نے صرف نمازوں تک ہی عمامہ مبارکہ کو مخصوص و محدود کر رکھا ہے۔ کیا نمازوں کے علاوہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکان اقدس کے اندر و باہر، سفر و حضر میں، دربار رسالت میں، کسی کی عیادت و جنازوں میں، غزوات میں، دیگر موقعوں پر عمامہ مبارکہ نہیں پہنتے تھے ؟؟ بے شک حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ دائماً، ہمیشہ عمامہ مبارکہ پہنتے رہے یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دائمی سنت مبارکہ رہی ہے۔ لہذا عاشقانِ محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنت عمامہ مبارکہ کو نمازوں کے علاوہ بھی عام کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اِمام اَہلسنت فرماتے ہیں۔ سب تمہارے دَر کے رستے ایک تم راہ خدا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی بارگہ تک تم رَسا ہو

عِمامہ مبارکہ مسلمانوں اور مُشرکوں کے درمیان فرق ہے

(۹۷) حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور مُشرکوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ ہمارے عمامے (مبارکہ) ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔ (جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۸۵۴ حدیث ۱۸۴۴)

(۹۸) حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مُشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی کے اوپر عمامہ (مبارکہ) باندھتے ہیں (سنن ابوداؤد جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ حدیث ۶۷۸)

(۹۹) حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ارشاد فرمارہے تھے ہمارے اور مُشرکوں کے درمیان فرق جو ہے وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا ہے (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ حدیث ۶۲۵۸)

(۱۰۰) حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹوپی پر عمامہ (مبارکہ) باندھنا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان اِمتیازی عَلامت (نشانی) ہے۔ عمامہ باندھنے والے کو اپنے سر پر باندھے جانے والے ہر پیچ کے بدلے قیامت کے دن ایک نُور عطا کیا جائے گا (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۱۳۲ حدیث ۴۱۱۲۶ کتاب المیشۃ)

(۱۰۱) حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ (مبارکہ) مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان حَاجِز ہے یعنی اِمتیاز ہے (مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۷۸۸۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی)

دور رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہی مسلمان اپنی ٹوپیوں پر عمامہ مبارکہ باندھتے چلے آرہے ہیں اور یہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری اور دَائمی سنت مبارکہ ہے۔ فرمان عالی شان ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں اور مُشرکین بغیر ٹوپیوں کے عمامے باندھتے ہیں۔ ہمارے دور کے مشرکین بھی بغیر ٹوپیوں کے پگڑی پہنتے ہیں۔ ہمارے اور ان کے درمیان یہ کھلا فرق اور امتیاز ہے۔ یہ بات اہل علم حضرات کو زیب نہیں دیتی کہ وہ صرف اور صرف ٹوپیاں ہی پہنیں اور عمامہ مبارکہ نہ باندھیں؟

عمامہ مبارکہ سے متعلق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کیا فرماتے ہیں

حضرت شاہ عبدالحق محدث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے مُجدِّد تھے انکی وفات ۱۰۵۲ ہجری میں ہوئی۔ ان کی بہت سی کتابوں میں مَدارِج النُّبوت کو خاص مقام حاصل ہے۔ جس کی دو ضخیم جلدیں ہیں۔ مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۷۸۷ پر آپ لکھتے ہیں

" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عِمامہ شریف نہ اِتنا وزنی بڑا ہوتا جس سے سر مبارک پر بار علوم ہوتا اور نہ اتنا

چھوٹا ہوتا کہ سر مبارک پر تنگ ہو۔ مروی ہے کہ عمامہ شریف چودہ گز شرعی سے متجاوز نہ ہوتا اور کبھی سات گز شرعی ہوتا۔ شرعی گز ایک ہاتھ کا ہے جو بیچ کی انگلی سے کہنی تک ہے اسکی مقدار دو بالشت ہے یعنی چوبیس انگل۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان حاجز ہے یعنی امتیاز ہے تو وہ عمامہ عذبہ یعنی شملہ کے ساتھ ہے جیسا کہ سیاقِ حدیث اس میں شاہد ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمامہ تھا جسکا نام ''سحاب'' رکھا ہوا تھا۔

عمامہ کے نیچے سر مبارک سے چمٹی ہوئی ٹوپی (مبارک) ہوتی تھی۔ یہ ٹوپی (مبارک) سر سے پست و پیوست تھی بلند نہ تھی۔ طاقیہ (جس کو آجکل کلاہ کہتے ہیں) کی مانند اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ٹوپی (مبارکہ) سفید تھی۔ مروی ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے یہ عبارت دو معنی کا احتمال رکھتی ہے ایک یہ کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر باندھے جاتے ہیں اور ان (مشرکوں) کے عمامے ٹوپیوں پر نہیں ہوتے۔ دوسرے معنی یہ کہ وہ بغیر عماموں کے ٹوپیاں پہنتے ہیں اور مراد پہلے ہی معنی ہیں اس لئے کہ عمامہ پہننا مشرکوں سے بھی ثابت ہے۔ (مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۷۸۷ مترجم مفتی غلام معین الدین نعیمی مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۱)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کریمہ کی روشنی میں جو معلومات درج فرمائی اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ (۱) حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ مبارکہ چودہ گز شرعی یا سات گز شرعی ہوا کرتا۔ (۲) عمامہ مبارکہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان امتیاز (فرق) ہے۔ (۳) عمامہ مبارکہ کے نیچے سرِ انور سے چمٹی ہوئی ٹوپی (مبارکہ) ہوتی۔ (۴) ٹوپی مبارکہ پست و پیوست تھی بلند نہ تھی۔ (۵) آپکی ٹوپی (مبارکہ) سفید تھی (بیل بوٹے اور مختلف ڈیزائن کی نہ تھی) (۶) آپکا فرمان عالی شان ہے کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ مبارکہ باندھنا ہے۔۔۔۔۔ ہماری تحقیق یہ بتاتی ہے کہ وہ ٹوپی مبارکہ مسنون ہے جو عمامہ مبارکہ کے نیچے رہا کرتی تھی۔ اب کوئی سنت عمامہ مبارکہ پر عمل کرے یا اپنی طبیعت پر۔ یہ اپنی اپنی پسند کی بات ہے۔ سنت متواترہ پر عمل بے شمار اجر و ثواب کا باعث ہے کسی جائز امر میں وہ فائدہ کہاں۔ کسی بندہ خدا کو شدت کی پیاس لگی اس نے کھڑے رہ کر پانی پی کر پیاس بجھائی یہ جائز ہے۔ کسی بندہ خدا نے بیٹھ کر مسنون طریقہ سے پانی پیا تو اسکے لئے سنت مبارکہ کا اجر و ثواب ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ جو چیزیں ہمارے لئے جائز ہیں انھیں سنت مبارکہ کے مطابق کرلیں تو اس پر بے شمار اجر و ثواب ہے۔ علمائے کرام نے صرف ٹوپی پہننے کو جائز قرار دیا ہے اگر اس پر عمامہ مبارکہ پہن لیں تو سنت عمامہ مبارکہ کا ثواب ملے گا۔

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ٹوپی مبارکہ

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ٹوپی مبارکہ کے ذکر سے پہلے ہم وضاحت کردیں کہ جن اصحاب کرام نے ٹوپی مبارک میں آنحضرات کو دیکھا وہ وقتی طور پر تھا ہمیشہ ہمیشگی اور دائمی طور پر وہ ٹوپی مبارک پر عمامہ

مبارک کہ پہنتے تھے۔ چونکہ پیش کی جانے والی احادیث کریمہ میں ٹوپیوں کا ذکر ہے کہ وہ کس قسم کی ٹوپی مبارک پہنتے تھے جبکہ گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین وتبع تابعین ذی الاحترام ہمیشہ دائمی طور پر صرف اور صرف ٹوپی مبارک نہیں پہنتے تھے بلکہ ان ٹوپیوں پر عمامہ مبارکہ پہنتے رہے انکے سر اقدس پر عمامے سجے رہتے تھے۔ غزوہ بدر غزوہ اُحد غزوہ حُنین غزوہ خندق اور دیگر غزوات (جنگ) کے موقعوں پر وہ مقدس ہستیاں عمامہ مبارکہ پہنے رہتے تھے ان حضرات سے صرف اور صرف ٹوپی ہی پہنے رہنا مَروی نہیں۔ امام اہلسنت اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضواں فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۹ پر مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۸ صفحہ ۲۵۰ کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ ''یعنی اَصلاً مَروی نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو'' آگے لکھتے ہیں۔ ''یعنی ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگر چہ بے ٹوپی ہو' ہاں ٹوپی کے ساتھ افضل ہے اور خالی ٹوپی خلافِ سنت ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۹۔ ناشر مرکز اہلسنت برکات رضا پوربندر گجرات)

اب ان احادیث کریمہ کی زیارت کرتے چلیں جن میں فرمایا گیا کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ٹوپی مبارک کس قَبیل (قسم) کی تھی۔ یہاں فقط اور صرف ٹوپی مبارک کا ہی ذکر ہوا ہے۔

(۱۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفید ٹوپی (مبارک) پہنا کرتے تھے (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ حدیث ۶۲۵۹۔ امام بیہقی۔ مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۲۱۱ حدیث ۸۵۰۵)

(۱۰۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے (شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۱۷۵ حدیث ۶۲۵۹)

ان احادیث کریمہ میں فرمایا گیا کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفید رنگ کی ٹوپی مبارک پہنتے تھے۔ مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۷۸۷ کا حوالہ آپ پڑھ چکے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پر عمامہ مبارکہ پہنتے تھے۔

(۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ (مبارکہ) کے نیچے ٹوپی (مبارک) پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر ٹوپی اور ٹوپی کے بغیر عمامہ بھی پہنتے تھے اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سفید کڑھائی والی یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اسے سُترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۴۶ حدیث ۱۸۲۸۲) حضرت علامہ عبد الرؤف مَناوی اس حدیث کے تحت نقل فرماتے ہیں۔ ''ظاہر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر عمامہ کے ٹوپی مکان (گھر) میں ہی پہنتے ہونگے اور جب لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو عمامہ میں آتے ہوں گے۔'' (فیض القدیر جلد ۵ صفحہ ۳۱۴) فیض القدیر حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی کی تالیف ہے آپکی وفات ۱۰۳۱ ہجری میں ہوئی۔

(۱۰۵) حضرت عِباد بن اَبو سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سفید ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا (طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۱۸)

حضرت عباد نے ایک بار گی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا جبکہ بہت سی احادیث کریمہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ٹوپی پر عمامہ مبارکہ پہنتے تھے۔

(۱۰۶) اس حدیث کریمہ کوامام بخاری نے باب ۴۶۶ پرہی ذکر کیا ہے۔ مُسدد معتمر ان کے والد سے حضرت اَنس (رضی اللہ عنہ) کوریشم ملی اُونی زردٹوپی پہنے دیکھا (باب ۴۶۶ صحیح بخاری شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۱) اس باب میں امام بخاری نے مسدد و معتمر کا حوالہ بیان فرمایا اگر دور رسالت میں ٹوپیوں کا رواج وچلن عام ہوتا تو ٹوپیوں سے متعلق ہی احادیث کریمہ روایت فرماتے جبکہ دور رسالت میں سنت عمامہ مبارکہ کا چلن اور رواج عام تھا اور صحابہ کرام سنت عمامہ مبارکہ پرعمل کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوریشم ملی اونی زردٹوپی پہنے دیکھا اس تعلق سے شرح معانی الآثار طحاوی شریف کے دوحوالہ نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ پرخز کا جبہ خز کی چادر اورخز ہی کا عمامہ دیکھا۔ (معانی الآثار طحاوی شریف جلد ۴ صفحہ ۳۳۱ حدیث ۹۱۳) اس حدیث کریمہ میں خز کا جبہ خز کی اور خز کا عمامہ کا ذکر ہے۔

(۲) حضرت شعیب بن حجاب فرماتے ہیں میں نے حضرت اَنس بن مالک (رضی اللہ عنہ) پرخز کا جبہ خز کی چادر یا فرمایا خز کی ٹوپی دیکھی (اُون اور ریشم سے مخلوط کپڑا (جو خالص ریشم نہ تھا) خز پہننا مروی ہے) (معانی الآثار طحاوی شریف جلد ۴ صفحہ ۳۳۱ حدیث ۹۱۴) طحاوی شریف حضرت مُحدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی کی تالیف ہے آپکی وفات ۳۲۱ ہجری میں ہوئی۔

(۱۰۷) حضرت یزید بن حارث فزاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوسفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۱۸) راوی نے امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوکسی وقت مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تواس کا ذکر فرمادیا جبکہ آپ سیاہ عمامہ مبارکہ ٹوپی پر پہنا کرتے تھے۔ گذشتہ صفحات میں احادیث کریمہ کے حوالے نقل کئے جاچکے ہیں کہ آپ ٹوپی پرعمامہ مبارکہ پہنتے تھے۔

(۱۰۸) حضرت خالد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کوسفید ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا اور آپکوسفید عمامہ (مبارکہ) پہنے ہوئے دیکھا آپنے عمامہ (مبارکہ) کا ایک بالشت سے کچھ زائد شملہ پیچھے لٹکا رکھا تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۱۵۱) طبقات ابن سعد حضرت ابن سعد کی تالیف ہے یہ واقدی کے شاگرد ہیں اور مشہور محدث ہیں۔ طبقات ابن سعد کی بارہ جلدیں ہیں۔۔۔۔۔ اس حدیث میں۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کوسفید ٹوپی پہنے دیکھا۔۔۔۔ اور سفید عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔۔۔۔ سے معلوم ہوا کہ وہ سفید ٹوپی پہنتے تھے۔ وہ فقط ٹوپی نہیں پہنتے تھے بلکہ اس پرعمامہ بھی پہنتے تھے۔۔۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر حال اور ہر لمحہ پر صحابہ کرام کی نظریں لگی رہتی تھیں اور وہ انھیں نوٹ کرکے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہتے تاکہ فیوض وبرکات محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مالا مال ہوں ان ہی میں سے ایک سنت عمامہ مبارکہ ہے جسے اپنے سروں پر پہن کر سجا کر وہ ہر گھڑی شاداں وفرحاں رہا کرتے تھے اسی لئے عاشقان ومحبان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک نام سے انھیں پکارا جاتا ہے اور صبح قیامت تک پکارا جاتا رہے گا۔ اپنی ٹوپیوں پرعمامہ مبارکہ پہنو کہ عاشقوں میں نام لکھا جائے۔

صد کتاب وصد ورق در نار کن ۔۔۔ روئے دل را جانب دلدار کن

منقش اور بیل بوٹے والی چادر

(۱۰۹) اُمُّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس پر کشیدہ کاری (منقش و بیل بوٹے) کی گئی تھی۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس کے نقش ونگار پر نظر فرمائی۔ اور جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے اس کی سادہ چادر لا کر دو کیوں کہ اس چادر (بیل بوٹے والی چادر) نے مجھے نماز میں متوجہ کر دیا تھا۔ ہشام بن عروہ اپنے والد سے انھوں نے حضرت سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں اس کے بیل بوٹے دیکھ رہا تھا مجھے ڈر ہے کہیں وہ مجھے اُلجھن میں نہ ڈال دیں۔ (یہ حدیث کریمہ امت کی تعلیم کیلئے ہے تاکہ امت ایسی باتوں سے بچیں) (صحیح بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۲۲۴ حدیث ۳۶۳۔ صحیح مسلم شریف ج ۱ صفحہ ۴۳۷ حدیث ۱۱۴۰۔ سنن نسائی جلد ۱ صفحہ ۲۳۶۔ سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۱ حدیث ۳۴۴۳۔ مسند احمد بن حنبل حدیث ۲۴۱۳۳۔ معجم کبیر امام طبرانی حدیث ۱۰۹۳۴۔ ابن خزیمہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ حدیث ۹۲۸۔ سنن کبریٰ حدیث ۳۳۴۹ امام بیہقی۔ ابی یعلی حدیث ۴۴۱۴) مذکورہ احادیث کریمہ کی کتابوں میں یہ حدیث پاک بیان کی گئی ہے۔ حدیث پاک میں امت کو درس دیا جا رہا ہے کہ منقش بیل بوٹے والی ڈیزائن والی چادر خواہ کوئی چیز ہو اسے نماز میں استعمال نہ کیا جائے کہ وہ چیزیں نظر کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں جس سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی ہمیں دانائے غیوب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبردار فرما دیا اسی لئے آپ نے منقش چادر ابوجہم کے پاس بھیج کر ان سے سادہ چادر منگوائی۔ یہ نکتہ ذہن میں رہے کہ نقش ونگار والی چیز نظر کو خطرہ میں ڈال کر نماز میں غافل کر سکتی ہے۔

(۱۱۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی جبہ تحفہ کے طور پر بھیجا۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسے پہن کر نماز ادا فرمائی تو اسے (جبہ کو) زور سے کھینچ کر اتار ڈالا گویا اسے مکروہ جانا اور فرمایا (ایسا کپڑا) پرہیز گاروں کو زیب نہیں دیتا (لا ینبغی ھذا للمتقین) (یہ حدیث کریمہ تعلیم امت کیلئے ہے کہ ایسا کپڑا متقیوں کیلئے نہیں ہے۔ اسکے بعد ریشم پہننے سے منع کیا گیا) (صحیح بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ حدیث ۱۳۶۵) ---- پیر اور امام سادہ جبہ اور کپڑے پہنیں کہ کہیں مریدوں اور مُقتدِیوں کے دلوں میں حرص کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ اگر عمدہ لباس اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے ہو تو بہت خوب اور عمدہ ہے اور اگر لوگوں کو دکھانے کیلئے ہو تو مذموم ہے۔

(۱۱۱) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مصر میں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ سے کتنے دور چلے گئے ہو؟ وہ (صحابہ کرام) دنیا سے بے رغبت تھے اور تم دنیا کو انتہائی محبوب و مرغوب رکھتے ہو۔ (یعنی دنیا سے محبت اور اس کی طرف رغبت رکھتے ہو) مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۳۳۶ حدیث ۱۷۹۲۵)

اُن کی دُھن اُن کی لگن اُن کی تمنا اُن کی یاد
مُختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

اہل علم کو عامۃ المسلمین عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دینی و دنیاوی مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔ اللہ رب العزت علمائے حق کو عزت عطا فرما کر انکا وقار بلند فرمائے انھیں شاد آباد رکھے آمین۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

جب ہمارے سامنے تصویر کا دوسرا عکس آتا ہے تو ہم دل مسوس کر رہ جاتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے یہ کیا ہو رہا ہے ؟ یہ اس قوم کی کتنی بڑی بدنصیبی ہے کہ بعضے اہل علم شہرت و دولت اور جاہ طلبی میں غرق نظر آتے ہیں جس کا خمیازہ قوم کو ہی بھگتنا پڑتا ہے صحیح اور مناسب تعلیم نہ پہنچنے کی بناء پر بڑا نقصان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور اسے جمال پسند ہے۔ صاحب حیثیت مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لئے اسکا اظہار کرے۔ حدیث کریمہ ہے۔

(۱۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو۔ (جامع ترمذی شریف)۔۔۔ اسکی نعمتوں کا اثر بندہ پر ظاہر ہونا شکر کی علامت ہے۔ اب جسے اللہ تعالیٰ نے نعمتوں سے نوازا اس بندہ پر اسکا اثر ظاہر نہ ہو یہ بری بات ہے

(۱۱۳) ایک صحابی سے روایت کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو باوجود قدرت (حیثیت اچھے کپڑے پہننا تواضع کے طور پر (پہننا) چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا حلّہ پہنائے گا (سنن ابوداؤد شریف) اللہ کے لئے تواضع کے طور پر جو ایسا کرے اسکے لئے بشارت ہے کہ یہ متقیوں اور پرہیزگاروں کا طریقہ ہے۔

(۱۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلّت کا کپڑا پہنائے گا (مسند احمد بن حنبل۔ سنن ابوداود۔ سنن ابن ماجہ)۔۔۔۔ بہار شریعت میں ہے۔ لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر (گھمنڈ) کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص درویش نہ ہو وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علماء کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو (بہار شریعت جلد شانزدہم۔ ۳۶

ہمیں معاف کیجئے (لوگ بہت سی باتوں کو نوٹ کرتے ہیں) کہ بعضے اہل علم کو کسی دینی مجلس میں اور شادی بیاہ کے اسٹیج پر جبہ پر جیکٹ پہنے اور سر پر چار پانچ انچ اونچی (قیمتی) بیل بوٹے والی ٹوپی پہنے دیکھا جاتا ہے۔ ذہن میں بار بار یہ سوال اٹھتا ہے کہ اہل علم اپنی ٹوپی پر عمامہ مبارکہ کیوں نہیں باندھتے ؟ دینی مجلس اور شادی کے اسٹیج سے ہم خود عمامہ مبارکہ باندھ کر لوگوں تک سنت عمامہ مبارکہ کا پیغام کیوں نہیں پہنچاتے ؟ ارے اہل علم کا کام یہی ہے کہ ہر جگہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتے رہو سفر ہو یا حضر رزم ہو یا بزم۔ اس صورت حال میں آپ ضرور لوگوں کو اچھے لگتے ہونگے مگر سنت عمامہ مبارکہ کے بغیر ہم اچھا نہیں مانتے۔ شہرت طلبی اور جاہ طلبی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفید ٹوپی اقدس جو سرِ انور سے لگی رہتی تھی یہی ٹوپی اقدس مسنون ہے جس پر آپ دائمی طور پر عمامہ مبارکہ پہنے رہتے اسی کو سنت عمامہ مبارکہ فرمایا گیا ہے۔ صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین اور اسلاف کرام اور اولیا اللہ و صالحین سنت عمامہ مبارکہ پر ہمیشہ عمل کرتے رہے ہیں یہ ہم پچھلے صفحات میں لکھ چکے۔

بندہ خدا جب اچھے کپڑے ٹوپی پھر اس پر عمامہ پہنتا ہے آئینہ میں دیکھ کر اسے درست کر لیتا ہے تاکہ اس کا یہ تجمّل اللہ کی بارگاہ میں خوشنودی کا سبب بنے تو یہ عمدہ اور محمود ہے۔۔۔۔۔۔ اگر مقصود یہ ہو کہ لوگ میری تعریف کریں مجھے اچھا جانیں عزت ملے شہرت ملے عہدہ و مرتبہ ملے تو یہ قبیح و مذموم فعل ہے۔ انسان کی فطرت میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خود بینی (خود کو دیکھنا) میں مبتلا ہو کر لوگوں میں خود کو دکھاتا اور جتاتا ہے یہی اعمال میں زوال کی نشانی ہے۔

حضرت غوث الثقلین غوث اعظم غوث دوراں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آئینہ نذر کیا۔ آپ نے خادم سے فرمایا اسے رکھ لو۔ ایک دن خادم نے حاضر ہو کر عرض کیا حضور! از قضا آئینہ چینی شکست (بد قسمتی سے کانچ کا آئینہ ٹوٹ گیا) سرکار نے فرمایا خوب شد اسباب خود بینی شکست (اچھا ہوا کہ خود کو دیکھنے کے اسباب ٹوٹ گئے)۔۔۔۔۔ جب خود بینی دل میں جڑ پکڑتی ہے تو دنیا دل میں بس جاتی ہے اور آخرت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

ٹوپی مسلمان کی پہچان ہے نشانی ہے شان ہے سر کا تاج ہے سماج میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے آداب نماز سے ہے اسی لئے علمائے کرام اس کے جواز (جائز) کے قائل ہیں ہم بھی ان کی بات سے متفق ہیں۔ قریب قریب ہر مسلمان ٹوپی کو اپنا امتیازی نشان سمجھتا ہے۔ ٹوپی پہننا جائز ہے اگر اس پر عمامہ مبارکہ پہن لیا جائے تو سنت عمامہ مبارکہ کا اجر و ثواب اسے ملتا رہے گا جب تک اس کے سر پر عمامہ مبارکہ ہوگا۔ اے اللہ! ہر مسلمان کو اسکا عامل بنادے آمین

آج بازار میں ٹوپیوں کی دھوم مچی ہوئی ہے ہر شخص عمدہ اور اچھی سے اچھی ٹوپی خرید کر اپنے سر پر سجاتا ہے ہمیں انکے اس شوق سے کوئی گلہ نہیں۔ اگر اہل علم انھیں عمامہ مبارکہ کے فضائل سمجھاتے بتاتے تو ضرور لوگ اس پر عمل کر کے بے شمار اجر و ثواب کماتے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ جو خود عمامہ مبارکہ سے دور ہوں وہ عمامہ مبارک کی فضیلت کو کس طرح بیان کریں؟ جبکہ وہ خود ''جائز'' کی منزل میں ہیں ''سنت عمامہ مبارکہ'' کے اجر و ثواب کی طرف حضرت کب پلٹیں گے؟؟؟

آجکل اہل علم میں بھی رائج الوقت ٹوپیوں کی ہوڑسی لگی ہوئی ہے۔ کالی پیلی نیلی اودی اونچی جناح کیپ ' افغانی ٹوپی نیپالی ٹوپی بیل بوٹے والی چوکڑی منڈی والی ٹوپی وغیرہ وغیرہ ٹوپیوں کو جائز تو کہا جاسکتا ہے لیکن کسی بھی حال میں ان ٹوپیوں کو مسنون نہیں کہہ سکتے۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی ٹوپی کبھی نہیں پہنیں۔ یہ رائج الوقت ٹوپیاں ''جائز'' کہی جاسکتی ہیں مگر اسے ''سنت'' کہنے سے اہل علم پرہیز کریں کہ رائج الوقت نت نئی ڈیزائن والی ٹوپیوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا دیانت نہیں بلکہ علمی خیانت ہے۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ٹوپی اقدس سفید اور سر انور سے لگی رہتی تھی جس پر آپ عمامہ مبارکہ پہنتے رہے یہی سنت عمامہ مبارکہ ہے اور دائمی سنت مبارکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت عمامہ مبارکہ کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین

آخر سخن تمام کیا اس دعا کے ساتھ   رہنا گلوں کے بیچ مہکنا ہوا کے ساتھ

کتاب ''عمامہ مبارکہ'' اصلاحی ہے اسے دو ہزار کی تعداد میں ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۹ ہجری بمطابق مئی ۲۰۱۸ کو افادہ ناظرین کیلئے مفت تقسیم کیا جارہا ہے کسی سے کسی قسم کا کوئی چندہ نہیں لیا گیا ہے۔ مئولف کتاب ہذا۔ عفی عنہ

PAiGHAM-E-RAZA (The World Islamic Movements)

Fayaz Mohammed - Shakir 9867862152